ایک سوبیس (۱۲۰) صحابہ کرام اور صحابیات کومنظوم خراج عقیدت

سیکڑوں ایمان افروز اور ولولہ انگیز اشعار سے مزین منفرد اور خوبصورت گلدستہ

کرنیں ایک ہی مشعل کی

منظوم

مداحِ صحابہ

انجم نیازی

ناشر: دارالامین 0334-4612774

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں!

نام کتاب.....................کرنیں ایک ہی مشعل کی

نتیجۂ فکر.....................انجم نیازی

تعداد.....................پانچ سو (۵۰۰)

اضافہ شدہ ایڈیشن..........فروری دوہزار انیس (۲۰۱۹ء)

صفحات.....................تین سو اٹھائیس (۳۲۸)

ناشر.....................دارالامین، لاہور 0334-4612774

باہتمام.....................مظہر یہ دارالمطالعہ 0307-5687800

سٹاکسٹ.....................مکتبہ صفدریہ، بہاول پور 0301-7790908

ملنے کے پتے

دارالمطالعہ مظہریہ، جھان سومرو، تحصیل شاہ کریم، ضلع ٹنڈو محمد خان، (حیدرآباد) سندھ

فیصل آباد......مکتبہ اہل سنت، مکتبہ العارفی

چکوال......سنی اکیڈمی، مدنی جامع مسجد، کشمیر بک ڈپو

لاہور......مکتبہ عشرہ مبشرہ، مکتبہ قاسمیہ، مکتبہ سید احمد شہید، مکتبہ الحسن

کراچی......مکتبہ العرب، مکتبہ عمر فاروق، مکتبہ جمال قاسمی، مکتبہ رشیدیہ

ادارہ اشاعت الخیر، ملتان......مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ......جامعہ حنفیہ، جہلم

مکتبہ دارالقرآن، حیدرآباد......ادارہ نشریات اہل سنت، حضرو......مکتبہ صدیقیہ، وہاڑی

مکتبہ سراجیہ، سرگودھا......مکتبہ عثمانیہ، ترنڈہ محمد پناہ ضلع رحیم یار خان

انتساب

والدِ محترم سلطان سکندر خان نیازی
کے نام جنھوں نے میرے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم
کی محبت کے چراغ روشن کیے۔

فہرست

توہینِ رسالت اور توہینِ صحابہ کا مفہوم کیا؟	11
حمد	19
نعت	21
ابوبکرؓ و عمرؓ اچھے	23
سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	25
سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	28
سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	30
سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	32
سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	34
سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	36
سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	38
سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	40
سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	42
سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	44
سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	46
سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	48
سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	50
سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	52

سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 54
سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 56
سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 58
سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 60
سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 62
سیّدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 64
سیّدنا ذو الشمالین رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 66
سیّدنا یزیدؓ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 68
سیّدنا عمیر ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 70
سیّدنا صفوان بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 72
سیّدنا مِہْجَع بن صالح مہاجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 74
سیّدنا مبشر بن عبدالمُنْذِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 76
عاقل بن البُکَیْر رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 78
سیّدنا حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 80
سیّدنا سعد بن خثیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 82
سیّدنا عمیر بن الحمام انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 84
معوذ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 86
سیّدنا رافع بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 88
سیّدنا عوف بن حارث انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 90
سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 92
سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 94

عمِ رسول سیّدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 96
سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 98
سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 100
سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 102
سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 104
سیّدنا عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 106
سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 108
سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 110
سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 112
سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 114
سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 116
سیّدنا عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 119
سیّدنا ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 121
سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 123
سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 125
سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 127
سیّدنا زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 129
سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 131
سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 133
سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 135
سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ........................ 137

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 139
سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ 141
سیّدنا قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ 143
سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 145
سیّدنا وہب بن قابوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ 147
سیّدنا ربیعہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 149
سیّدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ 151
سیّدنا معاذ اور سیّدنا معوّذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما 153
سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ 155
سیّدنا عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول رضی اللہ تعالیٰ عنہ 157
سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ 159
سیّدنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ 161
سیّدنا حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 163
سیّدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ 167
سیّدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 169
سیّدنا سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ 171
سیّدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 173
سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ 175
سیّدنا عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ 177
سیّدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ 179
سیّدنا عبیدل بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ 182

سیّدنا عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ 184
سیّدنا مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ 186
سیّدنا دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 188
سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 190
سیّدنا عبداللہ بن خذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 192
سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 194
سیّدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 196
سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ 198
سیّدنا انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ 200
سیّدنا ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 203
سیّدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ 205
سیّدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ 207
سیّدنا ابوالعاص دامادِ رسولؐ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 209
نواسۂ رسول سیّدنا علی بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما 211
اُم مومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 213
اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 215
اُم المومنین سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 217
اُم المومنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا 219
اُم المومنین سیّدہ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا 221
اُم المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 223
اُم المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 225

اُم المومنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 227
اُم المومنین سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا 229
اُم المومنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 231
اُم المومنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 233
اُم المومنین سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 235
بنتِ رسولؐ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا 237
بنتِ رسولؐ سیّدہ اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا 239
بنتِ رسولؐ سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 241
بنتِ رسولؐ سیّدہ فاطمہ الزہریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 243
نواسیٔ رسولؐ سیّدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 245
سیّدہ زینب بنتِ سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا 247
سیّدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا 249
سیّدہ اَسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا 251
سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا 253
شہید اوّل حضرت سیّدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 255
سیّدہ اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 257
سیّدہ فاطمہ بنت اسد (والدہ شیر خداؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا 259
سیّدہ اُمِ رومان (والدہ صدیقہ دوعالمؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا 261
سیّدہ اُم الفضل (لبانہؓ۔ والدہ عبداللہ بن عباسؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا 263
سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 265
سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا 267

سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 269
سیّدہ اُمِ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا 271
سیّدہ ورقہ بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 273
سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا 275
سیّدہ خولہ بنت ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہا 277
سیّدہ سلمٰی (خادمہ رسولؐ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا 280
سیّدہ خنساء بنت عمرو بن الشرید رضی اللہ تعالیٰ عنہا 282
سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا 284
سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا 286
سیّدہ شیما السعدیہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا 288
سیّدہ ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا 290
اَصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم 292
اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم 294
اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم 297
اُحد کے جیالے 305
بیعت رضوان والے 308
اَصحابِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم 311
اَصحابِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم 313
اَصحابِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم 315
صحابہ سے پہلے 317
مدنی کے یار 320
دردمندانہ گزارش 323

توہینِ رسالت اور توہینِ صحابہؓ کا مفہوم کیا؟

یہ مضمون لکھنے کی وضاحت اِس لیے ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ توہین رسالت اور توہین صحابہؓ کے مفہوم کو اِس قدر کھلا چھوڑ دیتے ہیں کہ دشنام طرازی کے سوا کسی کو توہین نہیں سمجھتے۔ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ:

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گُم کردہ مے آید جنید و بایزید ایں جا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ آسماں کے نیچے سرکار دو عالم ﷺ کی ذات اقدس عرش سے زیادہ قابلِ احترام ہے۔یہاں جنید اور بایزید جیسی بزرگ ہستیاں بھی آتی ہیں تو اپنے سانس گم کر بیٹھتی ہیں۔کہ کہیں بے ادبی سرزد نہ ہو جائے۔

اللہ نے فرمایا کہ اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو، ورنہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے۔مگر کچھ لوگ قرآن کریم سے ایسی آیات کا دن رات ورد کرتے ہیں، گلا پھاڑ پھاڑ کر تلاوت کرتے ہیں۔جن میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محبت بھرے انداز میں تنبیہ کی ہے۔مثلاً: ایک نابینا صحابی سرکارؐ کے پاس آئے، اس وقت سردارانِ مکہ سرکارؐ کی باتیں سن رہے تھے، یہ صحابی بار بار باتوں میں مخل ہوتے تھے۔اور کوئی بات پوچھنے کی کوشش کرتے تھے۔نابینا ہونے کی وجہ سے

ان کو معلوم نہیں تھا کہ سرکارؐ سردارانِ مکہ سے بہت ضروری بات کر رہے ہیں۔سرکارؐ کو ان کی مداخلت ناگوار گزری۔ان پر خفگی کی، چونکہ سرکار ﷺ کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سارے صحابہ سے محبت کرتے ہیں۔ اِس لیے وحی نازل ہوئی، فرمایا گیا کہ:" ایک نابینا صحابی آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس پر خفگی کیوں کی؟" بعض جلسوں میں اِس آیت کو نامناسب انداز میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔کئی مدارس میں غیر مناسب لہجے میں اِسے پڑھایا جاتا ہے۔

ایک اور جگہ قرآن کریم میں سرکار ﷺ سے فرمایا: شہد جیسی حلال شے کو تناول کرنے سے اپنے آپ کو کیوں روک لیا۔

تیسویں پارہ کی آخری آیت کو بھی بعض لوگ غیر محتاط انداز میں دہراتے ہیں۔جس سے خدشہ ہوتا ہے کہ دلوں میں جو بے پناہ احترام ہے، اُس میں کمی نہ آجائے۔

عرض یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت پر ایمان لانا اور اس کی تلاوت کرنا باعثِ برکت اور باعثِ ثواب ہے۔اِس سے کسی کو اِنکار نہیں، مگر سارے قرآن کو چھوڑ کر صرف ان آیات کو شعوری طور پر کسی خاص مقصد کے لیے بار بار پڑھنا توہینِ رسالت کے زمرے میں آتا ہے۔

یہ کیوں توہین ہے؟ اس کے لیے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ایک بار رسالت مآب ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو ایک شخص سورہ لہب تلاوت کر رہا تھا۔دوسری بار آئے تو وہی شخص اس سورۃ کی تلاوت کر رہا تھا۔پھر تیسری بار آئے تو وہی شخص اُسی سورۃ کی تلاوت کر رہا تھا۔سرکار ﷺ نے برہمی کے انداز میں اس شخص

سے پوچھا کہ: سارے قرآن میں تجھے اس سورۃ کے سوا کوئی سورۃ پڑھنے کو نہیں ملی۔ غالباً سورہ لہب کو بار بار پڑھنے کا مقصد سرکار ﷺ کی دلآزاری تھی۔

کچھ لوگ خودساختہ مفکرِ اسلام بنے پھرتے ہیں۔ وہ صحابہؓ کے بارے میں گھڑی گئی جھوٹی روایات کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں بار بار دُہراتے ہیں۔ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں سے صحابہؓ کی محبت نکال دی جائے یا اس میں کمی کردی جائے۔

مودودی جو خود کو مزاج شناسِ رسول سمجھتا ہے۔ اس نے مظلومِ مدینہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ڈھونڈ ڈھونڈ کر جھوٹی روایات اپنی کتاب ''خلافت وملوکیت'' میں شامل کی ہیں۔

جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو فرمایا کہ: چھ صحابہ کی کمیٹی بناتا ہوں، ان سے حضور ﷺ آخری دم تک خوش رہے۔ یہ کمیٹی اپنے میں سے کسی کو خلیفہ نامزد کردے، جب کمیٹی کے ممبران کا نام لیا تو سب سے پہلے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اور پھر دوسرے ممبران کا ذکر فرمایا۔ یہ روایت شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ متفق علیہ ہے، مگر مودودی نے اس کے اُلٹ ایک ایسی روایات جو سبائی ٹولے نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی کردارکشی کے لیے گھڑی تھی صرف اسی کو ''خلافت وملوکیت'' میں شامل کیا تا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہو۔ اس کے زہریلے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔ ''سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا: میں عثمانؓ کو خلیفہ نامزد کرتا، مگر وہ طبعاً کمزور ہیں۔ ان کی خلافت میں بنی امیہ کے لوگ بیت المال لوٹ لیں گے۔ اور لوگوں پر ظلم کریں گے۔''

غور کریں! کونسی روایت کو کونسی روایت پر ترجیح دی ہے؟ دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ کہ اگر پہلی روایت اس کے علم میں نہیں تھی تو وہ جاہل ہے۔ اور اگر پہلی روایت اس کے علم میں تھی اور اُس کو چھپایا ہے تو پرلے درجے کا بددیانت ہے۔

مودودی نے ''خلافت وملوکیت'' کے دیباچے میں یہاں تک لکھا کہ کوئی آدمی گناہ سے پاک نہیں، سارے رسول حتیٰ کہ سیدالمرسلینؐ بھی گناہ سے پاک نہیں، ان سے بھی گناہ سرزد ہوئے، اسی لیے وہ روزانہ ستر بار توبہ کرتے تھے۔ اس کو یہ پتہ نہیں کہ اللہ کی محبت میں ایسا کرتے تھے۔ ان کی ایک سانس بھی اللہ کی محبت کے بغیر نہیں گزرتی تھی۔ وہ سمجھتے کہ جتنا اللہ کا حق ہے اس قدر عبادت نہیں کرسکتا۔ جس طرح فرشتے گناہ سے پاک ہیں، انبیاء بھی گناہ سے پاک ہیں۔ مودودی کی منطق پر غور فرمائیں! وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ: اگر سرکار گو گناہوں سے پاک سمجھیں تو یہ شرک ہوگا۔ اگر کھربوں کی تعداد میں فرشتوں کو گناہ سے پاک سمجھا جائے تو شرک نہیں اور پیغمبر کو گناہ سے پاک کہا جائے تو یہ شرک ہے؟

اَب میں عرض کرتا ہوں۔ توہین رسالتؐ اور توہین صحابہؓ کا مفہوم کیا ہے۔ اگر کسی جملہ سے، کسی شعر سے، کسی مضمون سے لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہو۔ رسالت مآب ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں کمی واقع ہو تو وہ توہین رسالت اور توہین صحابہ ہوگی۔

توہینِ رسالت اور توہین صحابہ کا ارتکاب کرنے والے فرد یا اَفراد کے قلم یا اُن کی زبان توہین کا ارتکاب کررہے ہوں تو اُس وقت وہ کان اور وہ آنکھ بھی توہین رسالت اور توہین صحابہؓ کی مرتکب ہوگی جو توہین رسالت اور توہین صحابہ ہوتے ہوئے

دیکھتے رہے گی اور کان توہین رسالت اور توہین صحابہ کے الفاظ سنتے رہیں گے۔ یہ تو حواس خمسہ کی توہین تھی اب آگے آیئے اگر کوئی شخص ایسے خیالات اپنے ذہن میں شعوری طور پر لاتا ہے جو سرکارؐ اور صحابہؓ کی توہین کے مترادف ہیں تو وہ شخص بھی توہین رسالتؐ اور توہین صحابہؓ کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ یہ بھی عرض کر دوں کہ صحابہؓ سے محبت رسالت مآبؐ سے محبت تصور ہوگئی اور صحابہؓ کی توہین رسالت مآبؐ کی توہین سمجھی جائے گی۔ کیوں کہ حجۃ الوداع کے موقع سرکار ﷺ نے فرمایا تھا جو لوگ صحابہؓ سے محبت کرتے ہیں وہ میری محبت کی وجہ سے کرتے ہیں اور جو لوگ صحابہؓ سے دشمنی کرتے ہیں وہ میری دشمنی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

یہ بتاتا چلوں کہ سارے صحابہ رسالت مآب کے شاگرد تھے۔ آپ ﷺ اُن کی دن رات تربیت کرتے تھے۔ طالب علموں سے غلطیاں ہوتی ہیں، اُستاد اُن کی تصحیح کرتا چلا جاتا ہے۔ اِس لیے دوران تربیت اگر کسی صحابیؓ سے کوئی غلطی ہوئی تو اس کو وہی شخص دہرائے گا جس کو صحابہؓ کے ساتھ دشمنی ہوگی۔ کوئی صحابیؓ ایسا نہیں کہ جس نے اپنی کسی غلطی کو دُہرایا ہو۔ جب غلطی کی تصحیح ہوگئی اور اس کو دہرایا نہیں گیا تو اس غلطی کو بنیاد بنا کر صحابہؓ پر تنقید کرنا بدنیتی ہے، یہ بدبخت لوگ کسی صحابیؓ کی کسی ایک غلطی کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں مگر اُس صحابی کے سینکڑوں محاسن کا ذکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اور سرکارؐ نے تمام صحابہ کے بارے میں کیا کہا ہے یہ بات لوگوں کو نہیں بتاتے۔ جب اللہ اور اللہ کے رسولؐ ان سے راضی ہوگئے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے تو اب ان پر تنقید کرنے کا حق اُن کو کس نے دیا ہے؟

اَب ''خوگرِ حمد سے تھوڑا سے گلہ بھی سن لے''!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ اور مولانا سلمان ندوی رحمہ اللہ کی خاک پا میری آنکھوں سے زیادہ مقدس ہے۔ مگر عظمتِ صحابہ کی حساسیت کے پیش نظر ان دونوں بزرگوں کے ذوق سے اختلاف کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔

مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کی تالیف ''شمائل ترمذی'' میں ایک جگہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک جملہ لکھا ہے۔ میں الفاظ دہرانا نہیں چاہتا۔ اور آخر میں لکھا: ''مگر یہ غلط ہے۔''

اگرچہ حضرات فقہاء ومحدثین نے غلط روایات کو، اُن کی غلطی کی نشاندہی کے لیے بیان کرنے کی گنجائش رکھی ہے۔ تاکہ اگر کسی اور ذریعے سے وہ غلط روایت عوام تک پہنچے تو اُن کو پہلے سے ہی معلوم ہو کہ یہ غلط ہے۔

لیکن نجانے کیوں میرا دِل کہتا ہے کہ ایسی چیز نقل بھی نہ کی جائے جس میں صحابہ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کی گئی ہو۔ یعنی ایسی بات نہ لکھی جائے، نہ بیان کی جائے۔ چاہے اس کو غلط کہنا مراد ہو۔ مجھ سے یہ چیز برداشت نہیں ہوتی کہ اہل سنت کی کسی عوامی کتاب میں کوئی ایسی روایت نقل کی جائے جس میں صحابہ کی عظمت کا پورا پاس نہ رکھا گیا ہو۔

اسی طرح سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''سیرتِ عائشہ صدیقہ'' میں لکھتے ہیں کہ: ''سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا قافلہ جا رہا تھا۔ ایک شخص سامنے آیا اور سیدہ عائشہؓ سے مخاطب ہو کر یہ کہا:.....'' میں الفاظ دہرانا نہیں چاہتا۔

مگر مجھے یہ مناسب نہیں لگا۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ اِس جملے یا واقعہ کو درج نہ کرتے بلکہ نہ ہی کرتے تو بہتر تھا۔

بعض اکابر اہل سنت نے اِس قسم کی بعض چیزیں ذکر کی ہیں، جن کے بارے میں میرا ذوق یہ ہے کہ ان کا درج نہ کرنا ہی بہتر اور عام مسلمانوں کے حق میں مفید ہے۔ واللہ اعلم

اِسی طرح سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان صلح کی کوشش کی خاطر جو حکمین کا تقرر ہوا اور جو حکمین کا فیصلہ ہوا اس کے بارے میں بہت سے لوگ ۹۰ رفیصد جھوٹ بولتے ہیں۔ اصل اور حقیقی صورتِ حال کا ذکر بہت کم کیا گیا ہے۔ اور بے سروپا باتوں کو خوب پھیلایا گیا ہے۔ جو توہین صحابہؓ کے زمرے میں آتا ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خاکم بدہن بے وقوف اور سادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خاکم بدہن شاطر اور دھوکہ باز ظاہر کیا گیا۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری وہ صحابی ہیں جن کو سرکارؐ نے یمن کا گورنر مقرر کیا اور سیدنا عمر فاروقؓ نے ان کو بصرہ کا گورنر تعینات کیا۔ ان کو سادہ اور بے وقوف کہنا بلاواسطہ سرکارؐ کی توہین ہے کیا سرکار دوعالمؐ اور فاروق اعظمؓ کو پتہ نہ چل سکا کہ کم عقل اور سادہ انسان کو اتنی بڑی ذمہ داری دے رہے ہیں جو دانش مندی کا تقاضا کرتی ہے۔

میں مولانا محمد نافع رحمہ اللہ اور مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کو ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہوں کہ اتنی زیادہ کتابیں لکھنے کے باوجود اُن کے قلم نے لغزش نہیں کھائی کبھی

بھی ان کا قلم پھسلا نہیں۔ حضرات حکمین کے بارے جو کچھ اُنھوں نے لکھا، وہی حقیقت ہے۔

آخر میں ایک اور بات کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ ''حضرت'' کا لفظ جو ہم صحابہؓ کے لیے استعمال کرتے ہیں، مثبت اور منفی دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جب ہم کسی شخص کے بارے میں منفی خیالات کا اظہار کریں تو کہتے ہیں: ''فلاں شخص بڑا حضرت ہے۔'' (یعنی بڑا چالاک ہے۔)

میں یہ کہتا ہوں کہ بھئی! ایسا لفظ صحابہؓ کے لیے استعمال ہی کیوں کریں جس سے کسی بھی درجہ میں صحابہ کی بے توقیری کا پہلو نکلنے کا امکان ہو؟ وہ لفظ کیوں نہ استعمال کریں جو سیدنا فاروق اعظمؓ اپنے محبوب دوست بلالؓ کے لیے استعمال کرتے تھے وہ لفظ ہے: ''سیدنا''۔ ہر صحابی کے لیے سیدنا اور ہر صحابیہؓ اور اُم المومنین کے لیے ''سیدہ'' کا لفظ استعمال کریں۔

میں نے یہ مضمون قلم برداشتہ لکھا ہے اگر میں نے کوئی غلطی کی ہے اور کوئی صاحب اس کی نشاندہی کر دیں تو میں اس کو درست کرنے اور غلطی کی معافی مانگنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاؤں گا کیونکہ یہ مسئلہ دین کا ہے دنیا کا نہیں۔

سارے صحابہ صحابیات اور ازواج رسولؐ پر ایک ایک منقبت لکھنا تو میرے بس میں نہیں ہے۔ جو مجھ سے ہو سکا لکھ لیا۔ دعا فرمائیں اللہ قبول فرمائے۔ آمین۔

انجم نیازی

حمد

عروج ہی عروج ہے کمال ہی کمال ہے
خدائے ذوالجلال ہی خدا ئے ذوالجلال ہے

زمیں سے آسمان تک مکاں سے لامکان تک
وہ روشنی ہی روشنی جمال ہی جمال ہے

بشر بشر کے واسطے نظر نظر کے واسطے
کبھی حَسیں جواب ہے کبھی حسیں سوال ہے

لکھوں مَیں اُس کا حال کیا مَیں اُس کی دُوں مثال کیا
نہ وہ کسی کی سوچ ہے نہ وہ کوئی خیال ہے

نہ ابتدا نہ انتہا نہ قُرب ہے نہ فاصلہ
نہ اُس کا روز و شب کوئی نہ اُس کا ماہ و سال ہے

ہر اِک مقام پر ملے جِدھر کہو اُدھر مِلے
جنوب میں جنوب ہے شمال میں شمال ہے

وہ ذات ہے قدیم بھی رؤف بھی رحیم بھی
وہ ذات بے مثال تھی وہ ذات بے مثال ہے

نعت

فرش سے تا عرش ہیں سارے زمانے آپؐ کے
ساری دنیاؤں کے ہیں مخفی خزانے آپؐ کے

اِک طرف صدیق اکبرؓ اِک طرف روح الامین
ہم سفر کیا کیا بنائے ہیں خدا نے آپؐ کے

ذرّہ ذرّہ آپ کی سچی رسالت کا گواہ
ذرّے ذرّے کی زباں پر ہیں ترانے آپؐ کے

رہ گئی گردِ سفر بن کر سجیلی کہکشاں
پاؤں چُومے ہیں ستاروں کی اَنا نے آپؐ کے

کروٹیں لیتے ہیں میرے ذہن میں بدر و حُنین
یاد آتے ہیں بہت ساتھی پرانے آپؐ کے

مرکزِ نور و نظر ہیں آپؐ کے غار و مزار
سب ٹھکانوں سے حسیں تر ہیں ٹھکانے آپؐ کے

حیرتیں گم ہوگئی ہیں دانشیں ہیں لاجواب
رہ گئے اوصاف گِن گِن کر سیانے آپؐ کے

راستہ تکتی رہیں اُن کی نگاہیں آپؐ کا
ہاتھ چُومے ہیں رسولوں کی دُعا نے آپؐ کے

آپؐ کی یادوں میں گُم رہتا ہے انجم رات دن
خواب آتے ہیں اسے اکثر سہانے آپؐ کے

~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~

ابوبکرؓ و عمرؓ اچھے

سبھی سورج ستاروں سے مرے شمس و قمر اچھے
ہیں بعد الانبیاء سب سے ابوبکرؓ و عمرؓ اچھے

برستی ہیں انہی پر رحمتوں کی بارشیں ہر دم
یہی بیتِ نبی ﷺ کے بعد ہیں دونوں ہی گھر اچھے

فرشتے خاکِ پا اِن کی اٹھا لیتے ہیں پلکوں پر
کروڑوں ہی فرشتوں سے ہیں یہ دونوں بشر اچھے

جہاں مہکا ہوا ہے آج تک دونوں کی خوشبو سے
مرے مدنی ﷺ کے ہیں دونوں ہی منظورِ نظر اچھے

رسالت کی نظر سے دیکھو اِن کو دیکھنے والو
ہیں کتنے باوفا کتنے نبی ﷺ کے ہم سفر اچھے

گلستانِ رسالت کے ہیں سارے پھول ہی اعلیٰ
گلستانِ رسالت کے ہیں سارے ہی ثمر اچھے

اگرچہ اِک سے اِک بڑھ کر ہے اپنی شان وشوکت میں
ہیں لیکن سب رسولوں سے مرے خیرالبشرؐ اچھے

کوئی کھوٹا نہیں اِن میں کوئی چھوٹا نہیں اِن میں
اَرے شہرِ مدینہ کے ہیں سب لعل و گہر اچھے

وہاں فردوس قدموں سے لپٹتی ہے صحابہؓ کے
وہاں کے پھول اور انجم ہیں سارے ہی شجر اچھے

سیّدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیری سیرت کا ہر اِک پہلو گلاب اندر گلاب
روشنی میں تجھ سے کم تر دوپہر کا آفتاب

وہ ہے نبیوں کا نبی ، اور تُو اماموں کا امام
وہ خدا کا ، اور تُو اُس کے نبیؐ کا انتخاب

عاشق و معشوق دونوں بے نظیر و بے مثال
اُس کی بعثت ، اور ہے تیری خلافت لاجواب

ثانی الاثنین کی آیت ہے تیری شان میں
تیرا منکر اور دُشمن ، دُشمنِ اُمّ الکتاب

کیسی کیسی مشکلوں میں تُو ہوا ہے سُرخرو
کیسے کیسے امتحانوں میں ہوا ہے کامیاب

یوم اکملت لکم پر تُو اکیلا رو پڑا
تُو نے کیا کیا راز سربستہ کئے ہیں بے حجاب

غازیٔ ختم نبوت وارثِ شرعِ متیں
سب زمانوں کے لیے تُو اِک مثال احتساب

مفسدوں ، فتنہ گروں سے تیرے لڑنے کی مثال
جس طرح اُڑتے پرندوں پر جھپٹتا ہے عقاب

آج تک دنیا میں جاری ہے ترا پہلا جہاد
آج تک دنیا میں جاری ہے ترا پہلا خطاب

تیری شخصیت میں یکجا خُوبیاں سب دین کی
تو کبھی فاروقِ اعظمؓ تو کبھی ہے بُوترابؓ

کون کر سکتا ہے اندازہ تری خدمات کا
سیدِ کون و مکاں کے دل میں ہے ان کا حساب

کارنامے آج تک زندہ ہیں تیرے عہد کے
آج تک جھوٹی نبوّت کے ہیں لرزیدہ سراب

تو مرے ماں باپ سے بڑھ کر کہیں مجھ کو عزیز
تجھ پہ لکھنا بھی عبادت تجھ کو پڑھنا بھی ثواب

سیّدنا صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کوئی پیدا نہ ہوگا ایسا انساں روزِ محشر تک
سبھی اُس کے مقلد ہیں عمرؓ ، عثمانؓ و حیدرؓ تک

اسی کے ساتھ چل کر ہم اُتر سکتے ہیں جنت میں
یہی جھرنا پہنچتا ہے محبت کے سمندر تک

جہاں جبریل دستک بھی نہ دے سکتا تھا بن پوچھے
اُسی گھر میں چلا جاتا وہ دوعالم کے رہبر تک

ہماری آنکھ سے پردہ ہٹے گا ناشناسی کا
ہمیں جانا پڑے گا ایک دن صدیق اکبرؓ تک

مری نظریں بچھی ہیں اُس کے رستے میں عقیدت سے
کھڑے ہیں باادب جس کے لیے کرنوں کے لشکر تک

ابھی اُس کی امامت کا نشہ ٹوٹا نہیں انجم
ابھی اُس کی تلاوت میں ہیں گُم محراب و منبر تک

سیّدنا صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتنا قوی تھا عزم فضیلت نگاہ کا
رہنے دیا بھرم نہ کسی کج کلاہ کا

آیا نہ دِل میں خوف کسی بھی مقام پر
چھوڑا کبھی نہ ساتھ رسالتؐ پناہ کا

کرتا تھا خود سوار وہ اِک اِک سوار کو
وہ قائدِ جری تھا خدا کی سپاہ کا

کعبہ رہا ہمیشہ نگاہوں کے رُوبرو
بہکا سکا نہ اس کو تصور گناہ کا

فتنوں کو دفن کر کے لیا دم زمین پر
پرچم اُٹھا کے آپ چلا لاالہ کا

آتی ہیں اُس کے پاس حِرا کی محبتیں
منصب ملا ہے اُس کو نبیؐ کے گواہ کا

مہکا گیا وہ مغرب و مشرق کے فاصلے
جھونکا دُھلا ہوا تھا محبت کی راہ کا

سیّدنا صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مہکی ہوئی صدا کی صدا آپ ہی تو ہیں
حق آشنا لبوں کی دُعا آپ ہی تو ہیں

سب سے بڑے پیامِ اخوّت کا انتخاب
سب سے بڑی عطا کی عطا آپ ہی تو ہیں

بھیجا گیا جو پہلی خلافت کے واسطے
تختِ رسولؐ جس کو ملا آپ ہی تو ہیں

جس نے صداقتوں کے نہ بجھنے دیئے چراغ
ہر وار جس نے ہنس کے سہا آپ ہی تو ہیں

جس کے لبوں نے پھول تراشے گلاب کے
ڈھانپے ہیں جس نے سر وہ ردا آپ ہی تو ہیں

ہر باغیِ رسولؐ و صلوٰۃ و زکوٰۃ سے
پہلا جہاد جس نے کیا آپ ہی تو ہیں

جس نے نیا کفن بھی نہ ہر گز کیا قبول
پیغمبروں کا عکسِ علیٰ آپ ہی تو ہیں

جاپان کا ہو شخص کہ ہو قادیان کا
اُس کے ہر اک مرض کی دوا آپ ہی تو ہیں

کرتی ہے یاد جن کی رفاقت کو غارِ ثور
دو میں سے ایک مردِ خدا آپ ہی تو ہیں

سیّدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ جب تک محفل کون و مکاں زندہ رہے گی
زمانے میں عمرؓ کی داستاں زندہ رہے گی

سدا محسوس ہوگی اُس کے لفظوں کی ضرورت
شریعت کے محافظ کی زباں زندہ رہے گی

رکھیں گے یاد اُس کو تا ابد محراب و منبر
قیامِ حشر تک اُس کی اذاں زندہ رہے گی

بکھر جائے گا آخر ٹوٹ کر ہر ایک منظر
مگر اُس کے لبوں کی کہکشاں زندہ رہے گی

چراغِ گنبدِ دل کی طرح اُس کی خلافت
مکان و لامکاں کے درمیاں زندہ رہے گی

کبھی مدھم نہ ہوگی روشنی اُس کے سفر کی
یہاں زندہ ہے برسوں تک وہاں زندہ رہے گی

سیّدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شریعت کی زباں رکھتے ہیں روشن ضابطے اُس کے
نبیؐ کی سمت ہی جاتے ہیں سارے راستے اُس کے

فرشتے بھی جھکا لیتے ہیں سر اُس کی عدالت میں
چراغوں کی طرح لَو دے اُٹھے ہیں فیصلے اُس کے

لرز جاتے ہیں اُس کے نام سے کفار کے لشکر
بکھر جاتی ہے شیطانوں کی طاقت ذکر سے اُس کے

پہاڑوں کی طرح مضبوط ہے بے داغ شخصیت
جہاں کی وسعتوں میں گونجتے ہیں دبدبے اُس کے

اُٹھائے ہاتھ اُس کے واسطے شاہِ دوعالمؐ نے
اُسی کو ہیں فقط معلوم سارے مرتبے اُس کے

یہ دنیا اُن سے اب تک اکتسابِ فیض کرتی ہے
کتابِ نُور میں لکھے ہوئے ہیں مشورے اُس کے

سیّدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مردِ جلال مردِ ہنر بھیجنا پڑا
اُونچے بدن پہ اُونچا ہی سَر بھیجنا پڑا

بڑھنے لگا جو زور جہالت کی فوج کا
روئے زمیں پہ رَب کو عمرؓ بھیجنا پڑا

سب سے بڑے نبیؐ کی حفاظت کے واسطے
فولاد سے بھی سخت بشر بھیجنا پڑا

پھیلی جگہ جگہ جو کڑی دُھوپ ظلم کی
ٹھنڈی چٹان جیسا شجر بھیجنا پڑا

آئی صدائے کفر کسی سمت سے اگر
اِس شخص کو اکیلا اُدھر بھیجنا پڑا

مقصد تھا سرکشوں کی صفوں کو لپیٹنا
شیروں کا دے کے اُس کو جگر بھیجنا پڑا

اپنے عمرؓ کو سارے زمانوں کے واسطے
دے کر عقاب جیسی نظر بھیجنا پڑا

سیّدنا عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسجدِ نبویؐ کے ہر محراب پر لکھا ہوا
صورتِ آیات ہے اَب تک عمرؓ لکھا ہوا

کتنی جرأت سے مٹا ڈالا در و دیوار سے
ایک ڈر اُگتا ہوا اور ایک ڈر لکھا ہوا

کس قدر تعظیم سے پڑھتے ہیں قدسی آج بھی
ہر ورق پر اُس کا ذکرِ معتبر لکھا ہوا

اس طرح تھا منسلک اُمّی لقب کی ذات سے
جس طرح شاخِ ثمر پر ہو ثمر لکھا ہوا

جس نے پہنچایا اُسے انصاف کی معراج تک
اُس کے ہاتھوں پر تھا انجم وہ سفر لکھا ہوا

سیّدنا عثمان غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ سیرت اور صورت میں نمونہ مصطفیٰ ﷺ کا تھا
وہ ہر پہلو چمکتا تھا کہ آئینہ حیا کا تھا

وہ ٹھنڈک بانٹتا تھا لمحہ لمحہ اپنی صبحوں کی
وہ خوشبوؤں میں اک لپٹا ہوا جھونکا صبا کا تھا

کھلا رہتا تھا ہر اک آدمی کے واسطے ہر دم
وہ قلعہ تھا محبت کا وہ دروازہ وفا کا تھا

کسی کی جان لی اُس نے نہ اپنی جان کی خاطر
سراپا رحم تھا لیکن بہادر بھی بلا کا تھا

کبھی لشکر نہ ہارا اُس کا میدانِ شجاعت میں
سپہ سالار لاثانی مدبّر انتہا کا تھا

ابوبکرؓ و عمرؓ کی جانشینی اُس کو سجتی تھی
وہ حاصل ہر تمنا کا وہ حصہ ہر دُعا کا تھا

وہ کیسے موڑ لیتا اپنا منہ اپنی شہادت سے
وہ پروانہ رسالتؐ کا وہ دیوانہ خدا کا تھا

زمانہ کرسکا پیدا نہ پھر ایسا غنی انجم
وہ اِک دریا اخوت کا عطیہ وہ خدا کا تھا

سیّدنا عثمان غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قسم کھاتے ہیں دوعالم تری شرم و حیا کی
گواہی دے رہی ہے آج بھی خوشبو حِرا کی

لہو بن کر گرا قرآن پر تیرا تقدس
تری تائید میں اُنگلی اُٹھی تھی مصطفیٰ ﷺ کی

پلک جھپکی نہ دل دھڑکا نہ بل آئے جبیں پر
فرشتوں نے ترے حق میں تہِ دل سے دُعا کی

ابھی تک یاد کرتی ہے تجھے خاکِ مدینہ
ابھی آتی ہیں آوازیں ادھر سے مرحبا کی

زہے قسمت کہ خود آکر ترا جسمِ مبارک
اُٹھا کر لے گئی فردوس میں رحمت خدا کی

خدا اُس کو نہ بخشے گا کسی صورت کہ جس نے
ترے عہدِ قدس میں سرکشی کی ابتدا کی

سیّدنا عثمان غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پاکیزہ کس کی سوچ ہے قرآن کی طرح
ملتا ہے کون موت سے عثمانؓ کی طرح

دیتا ہے کون مُردہ زمینوں کو روشنی
سچا ہے کون آیتِ قرآن کی طرح

رکھا ہے کس کے سَر پہ حیا داریوں کا تاج
آنکھیں ہیں کس کی عرش کے مہمان کی طرح

سوچو تو کون کس کی حفاظت کے واسطے
باہر کھڑے ہیں دُھوپ میں دربان کی طرح

آنکھوں میں کون چھوڑ گیا نُور کے چراغ
ہونٹوں پہ کون رہ گیا مُسکان کی طرح

رکھا ہے کس نے عظمت انسان کا بھرم
مرتا ہے کون حضرت عثمانؓ کی طرح

کرتا ہے کون سب کی خطاؤں سے دَرگزر
سینہ ہے کس کا وادیٔ فاران کی طرح

کس ہاتھ کو نبیؐ نے کہا ہے غنیؓ کا ہاتھ
بیعت ہے کس کی بیعتِ عثمانؓ کی طرح

انجم مجھے یہ کون بچاتا ہے کفر سے
رہتا ہے دل میں کون یہ ایماں کی طرح

سیّدنا علی شیر خدا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سامنے آتی تو خود ٹکڑوں میں بَٹ جاتی تھی موت
برف کی صورت پگھلتی اور گھٹ جاتی تھی موت

اِس قدر چہرے پہ رہتا تھا شجاعت کا جلال
دیکھ کر رستے میں تجھ کو دُور ہٹ جاتی تھی موت

حوصلہ اتنا نہ تھا اُس کا کہ دیتی دستکیں
تیرے دروازے تلک آ کر پلٹ جاتی تھی موت

دیکھنے میں چار سُو پھیلی ہوئی تھی وہ مگر
تیرے آگے ایک نقطے میں سمٹ جاتی تھی موت

جس کو تُو للکارتا تھا جنگ کے میدان میں
اُس کے سینے اور گردن سے لپٹ جاتی تھی موت

جس طرف سے تو گزر جاتا تھا نعرے مارتا
دشمنوں کی ایک اِک صَف کو اُلٹ جاتی تھی موت

سامنا ہوتا تھا جتنی بار تجھ سے موت کا
ایک ڈوری کی طرح ہر بار کٹ جاتی تھی موت

آگے آگے تُو گزر جاتا تھا لہراتا ہوا
پیچھے پیچھے تیری گردِ پا میں اٹ جاتی تھی موت

سیّدنا علی شیرِ خدا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رمُوزِ حرفِ اسریٰ جانتا ہے
وہ سَر تا پا نبوّت آشنا ہے

اُفق سے نا اُفق اُس کی ولایت
زمیں سے عرش تک وہ گونجتا ہے

سمندر کی طرح بھر پور لیکن
پہاڑوں کی طرح جم کر کھڑا ہے

ہزاروں خوبیوں کی ایک خوبی
وہ دامادِ محمد مصطفےٰ ﷺ ہے

قوی پہ وار کرنا اُس کا مسلک
ضعیفوں میں محبت بانٹتا ہے

کیا کرتا ہوں مَیں اُس کی تلاوت
وہ آیت کی طرح دل پر لکھا ہے

جدھر خیبر شکن جاتا ہے انجم
یہ سورج اُس کے پیچھے بھاگتا ہے

سیّدنا علی شیرِ خدا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمیں سے عرش تک مہکا ہوا ہے لاشعور اُس کا
فرشتوں کی عبادت سے مقدس ہے شعور اُس کا

شجاعت کی لکھی جائے گی جب تاریخ دنیا میں
تو سب ناموں سے پہلے نام آئے گا ضرور اُس کا

شہادت چُومتی ہے جب کسی غازی کی آنکھوں کو
نظر آتا ہے لہراتا ہوا بے خوف نُور اُس کا

کہی تھی میں نے اُس کی منقبت عرصہ ہوا لیکن
ابھی تک تیرتا پھرتا ہے آنکھوں میں سُرور اُس کا

نگاہوں میں اُمڈ آتی محبت کی خوشی انجم
لبوں پہ نام جب لاتے تھے محفل میں حضورؐ اُس کا

سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمیں پر لیٹتا جب فوج کا سالار خیمے میں
سمٹ آتی تھی ساری خُلد کی مہکار خیمے میں

عمرؓ بھی رو پڑے تھے دیکھ کر اُس کے اثاثے کو
زرہ بکتر پڑی تھی اور اِک تلوار خیمے میں

لڑائی کی تھکاوٹ دُور کرنے کے لیے شب بھر
عبادت میں مگن رہتا نبیؐ کا یار خیمے میں

فرشتے جب کبھی آتے زیارت کرنے کی خاطر
نئی دنیا نظر آتی انہیں ہر بار خیمے میں

ہلا دیتے تھے اُس کے فیصلے باطل کی دیواریں
لگا رہتا تھا اُس دُرویش کا دربار خیمے میں

پلنگ تو اِک طرف سونے کو بستر بھی نہ تھا انجم
نرالی شان سے رہتا تھا وہ سردار خیمے میں

سیّدنا سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرورِ کونین کے لشکر کا تیر انداز تھا
خالدؓ و زیدؓ و ابوذرؓ کا وہ ہم آواز تھا

فوج کوئی بھی ٹھہر سکتی نہ اُس کے سامنے
باعثِ صد فخر تھا وہ باعث صد ناز تھا

روند ڈالا دیکھتے ہی دیکھتے ایران کو
وہ سنہرے دَور کے آغاز کا آغاز تھا

ذکر جب کرتے تھے کرتے تھے بڑے ہی پیار سے
اپنے ماموں کی شجاعت پر نبیؐ کو ناز تھا

راستہ بدلا نہیں اُس نے کسی طوفان میں
وہ کہستانی فضا کا شیر دل شہباز تھا

لشکرِ اسلام کے ماتھے پہ جُھومر کی طرح
اُس کا رن میں کُود پڑنا فوج کا اعزاز تھا

سیّدنا زبیر بن عوام
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نُور نبیؐ میں اُس کا سراپا دُھلا ہوا
سورج میں چاند چاند میں سورج چھپا ہوا

آنکھوں میں اُس کی شامِ تقدس کے جھٹ پُٹے
چہرے پہ اُس کے صبح کا منظر رُکا ہوا

ہونٹوں پہ لفظ ہیں کہ تبسم کی اک مٹھاس
جیسے ہو شہد شہد کے اندر گھُلا ہوا

قاتل بھی جان جاتا سزا اپنے ظلم کی
پڑھتا اگر وہ اُس کی جبیں پر لکھا ہوا

شاید قبول ہو نہ خدا کے رسولؐ کو
سارا جہان اُس کا اگر خوں بہا ہوا

دل کی یہ آرزو کہ پلٹ آئے وہ کبھی
لوٹا نہیں ہے گرچہ کوئی بھی گیا ہوا

سیّدنا سعید بن زید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خوفِ خدا سے اُس کا بدن چُور چُور تھا
قدسی نہ تھا وہ قدسیوں جیسا ضرور تھا

دل تھا کہ جیسے مسجد نبوی ہو قبلہ رو
چہرے پہ اُس کے سارے زمانوں کا نور تھا

ہونٹوں پہ شہد جیسی تبسم کی اِک لکیر
لفظوں میں گنگناتی دُعا کا سرور تھا

مہکی ہوئی تھیں ذہن میں اُس کے بصیرتیں
غارِ حرا تھی دل میں نگاہوں میں طُور تھا

پیغام حق سے پہلے تھا وہ شخص حق شناس
اُس کو صداقتوں کا مکمل شعور تھا

انجم وہ آدمی تھا کہ سمبل تھا نُور کا
احساس کمتری تھا نہ اُس میں غرور تھا

سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یُوں تو عظیم سب تھے پر وہ عظیم تر تھا
بوبکرؓ کا معاون وہ حامئ عمرؓ تھا

دیتا تھا ہر کسی کو اپنی حلال پونجی
اندر سے تھا فرشتہ باہر سے وہ بشر تھا☆

رہنے دیا نہ اُس نے احساں کسی کا سر پر
وہ سادگی کا پیکر اوجِ کمال پر تھا

اُمت کی ماؤں کا وہ رکھتا خیال ہر دم
اُن کی ضرورتوں سے وہ شخص باخبر تھا

☆یعنی فرشتہ صفت

وہ پیڑ تھا کہ جس کی تھی شاخ شاخ خوشبو
پُر نور اُس کا سایہ پُر نور ہی ثمر تھا

اُس کی زبان جیسے انصاف کی ترازو
ہر بات اُس کی سچی ہر بول معتبر تھا

اُمت کے واسطے تھے پَھل پھول اُس کے انجم
طیبہ کی سر زمیں پر جنت کا وہ شجر تھا

سیّدنا طلحہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اوروں سے مختلف تھے انداز اُس جری کے
رہتا قریب تر وہ ہر جنگ میں نبیؐ کے

کرتا رہا تعاقب وہ موت کا ہمیشہ
آتے تھے خوب اُس کو آداب زندگی کے

بھٹکے گا اب نہ کوئی چلتا ہوا مسافر
رستوں پہ رکھ گیا وہ مینار روشنی کے

عشرہ مبشرہ میں شامل تھا نام اُس کا
وہ راز جانتا تھا سارے پیمبری کے

دیوار بن گیا وہ تیروں کے راستے میں
رو کے ہتھیلیوں پر طوفان سرکشی کے

عزت سے نام اُس کا لیں گی تمام نسلیں
دیں گے خراج اُس کو انسان ہر صدی کے

میدان بدر کا ہو پہاڑی ہو یا اُحد کی
قائل ہیں سارے انجم اس کی بہادری کے

سیّدنا ذوالشمالین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا جانے مرے محبوبؐ کا تو یار کیسا تھا
ہٹا پیچھے نہ مر کر بھی تو بادہ خوار کیسا تھا

نگاہِ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتا
نبیؐ کے حسن کی خوشبو سے تو سرشار کیسا تھا

تری سورج قدم بوسی کیا کرتا تھا روزانہ
ارے اس وادیٔ طیبہ کا تو کہسار کیسا تھا

جہاں سر بیچنے☆ والے کھڑے تھے اِک سے اِک بڑھ کر
بتا سر بیچنے والوں کا وہ بازار کیسا تھا

☆ صحابہؓ

نبیؐ کو دیکھنے سے ہی تجھے آرام آجاتا
نبیؐ کے عشق کی شدت سے تو بیمار کیسا تھا

کسی کو ہوش رہتا تھا نہ جینے اور مرنے کا
خدا جانے خدا کے یار کا دربار کیسا تھا

تڑپتے تھے شہادت کے لیے سب دیکھنے والے
نجانے ان کا انجم نشۂ دیدار کیسا تھا

سیّدنا یزیدؓ بن الحارث

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترا اس موت کی وادی میں جانا یاد آتا ہے
ترا عشقِ نبیؐ میں سر کٹانا یاد آتا ہے

ترا چشمِ نبیؐ کو دیکھ کر مدہوش ہو جانا
ترا اُنؐ کی نظر میں ڈوب جانا یاد آتا ہے

تو کیسے جاں چھڑکتا تھا وہاں کیسے تڑپتا تھا
ترا عشق اور مستی کا زمانہ یاد آتا ہے

نشے میں اس قدر ڈوبا کہ سارے ہوش کھو بیٹھا
ترا بزمِ نبیؐ میں دل لگانا یاد آتا ہے

ترا عشقِ نبیؐ عشق خدا کی تیز بارش میں
وہاں راتوں کو اکثر بھیگ جانا یاد آتا ہے

شہادت سامنے آئی تو کتنا خوش ہوا ہوگا
ترا وہ دیکھنا اور مسکرانا یاد آتا ہے

ترا راتوں کو اٹھ اٹھ کر ترا راتوں کو رُک رُک کر
خدا کے خوف سے آنسو بہانا یاد آتا ہے

تڑپنا ماہیءِ بے آب کی صورت محبت میں
وہ انجم اس کا عشقِ والہانہ یاد آتا ہے

سیّدنا عمیر ابن ابی وقاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو اک اونچا منارا ہے نبیؐ کی ساری امت کا
تو اک شہر مقدس ہے شجاعت اور وجاہت کا

لڑکپن میں ہی رُتبہ پالیا تو نے شہادت کا
نبھایا خوب رشتہ اپنے آقاؐ سے محبت کا

ترا رونا☆ ہی کام آیا تری اعلیٰ شہادت میں
کوئی عاشق نہیں دیکھا ترے جیسا رسالتؐ کا

ملی جو بدر کے میدانِ لالہ زار میں تجھ کو
کوئی حق دار تھا تجھ سے نہ بڑھ کر اس سعادت کا

☆ کم عمری کی بنا پر ان کو سرکارؐ نے جنگ بدر میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی تو یہ زاروقطار رونے لگ گیا سرکارؐ نے رحم کھا کر اجازت دے دی۔

نکل آتے ہیں آنسو جب ترا میں نام لیتا ہوں
جھکا ہے تاقیامت سر ترے آگے عقیدت کا

کرے گی تاقیامت ناز اُمت تیری جرأت پر
کہ ایسا حق ادا کرکے گیا ہے تو شجاعت کا

یہ دنیا کیوں نہ گائے گیت ہر دم تیری عظمت کے
کہ تو اک نام ہے اسلامی غیرت اور حمیّت کا

اُسی کی خاک پا کیونکر نہ چوموں بار بار انجم
درخشندہ ستارا ہے جہاں بھر کی ہدایت کا

سیّدنا صفوان بن وہب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہادت تیرا چہرہ دیکھ کر ہی رو پڑی ہوگی
تجھے تو رحمتِ باری تعالیٰ چومتی ہوگی

اندھیرا ہی سہی زیرِ زمیں برزخ کی گلیوں میں
مگر چاروں طرف تیرے تو اپنی روشنی ہوگی

ترا حُوروں نے استقبال خوش ہو کر کیا ہوگا
تری چوکھٹ پہ جنت پہلے ہی آکر کھڑی ہوگی

تجھے چھو ہی نہ پائے گی تپش روزِ قیامت کی
ترے اوپر تو پھولوں ہی کی اک چادر تنی ہوگی

نبیؐ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا دیکھیں گے ہم تجھ کو
وہاں اس روز تیری شان و شوکت دیدنی ہوگی

فرشتے ڈوب جائیں گے تری عظمت کی خوشبو میں
خدا کی جب مشیّت تیرے پاس آ کر کھڑی ہوگی

دھڑکتے ہوں گے حُوروں کے ہی دل اس کے لیے انجم
وہاں جنت کی خوشبو اس کا ماتھا چُومتی ہوگی

سیّدنا مِہجَع بن صالح مہاجری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بدر میں تجھ کو ملا پہلی شہادت کا ثواب
اے گلستانِ رسالتؐ کے تر و تازہ گلاب

لا سکا ہے کب زمانہ تیری عظمت کی مثال
کون لائے گا ترے شوقِ شہادت کا جواب

تیری آنکھیں نُور کے جیسے ہوں دو روشن چراغ
تیرا چہرہ رِحل پر جیسے کھلے اُم الکتاب

تیرا ذکر خیر بھی ہے میرے جیسوں کے لیے
اک بڑا کارِ سعادت اک بڑا کارِ ثواب

جب میں تیرا نام لیتا ہوں محبت سے کبھی
دُور ہو جاتا ہے مجھ سے ربِ عالم کا عتاب

سر جھکا رہتا ہے تیرے سامنے ہر پھول کا
گیت گاتا ہے ترے جنت کی حُوروں کا شباب

تیرے دشمن ہانپتے اور کانپتے ہی رہ گئے
ہو گیا جامِ شہادت پی کے بھی تو کامیاب

سیّدنا مبشر بن عبدالمُنذِر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہادت کو وہ سینے سے لگانے کے لیے آیا
وہ اپنے ہی لہو میں ڈوب جانے کے لیے آیا

وہ اپنی قوتِ بازو دکھانے کے لیے آیا
نبیؐ کے سامنے وہ سر جھکانے کے لیے آیا

جہاں پر خوف طاری تھا فنا کا رقص جاری تھا
وہاں وہ جان کی بازی لگانے کے لیے آیا

اُسے فردوس کے ہی باغ میں جانے کی جلدی تھی
مزہ جامِ شہادت کا اٹھانے کے لیے آیا

خدا کو راضی کرنے کا کیا تھا اس نے جو وعدہ
وہی وعدہ خدا سے وہ نبھانے کے لیے آیا

لگا کر جان کی بازی لڑائی کے ہی میداں سے
نبیؐ کے دشمنوں کو وہ بھگانے کے لیے آیا

غلط فہمی نہ ہو دشمن کو اپنے زور بازو کی
وہ اپنی قوت بازو دکھانے کے لیے آیا

جہاں میں اس کے آنے کا نہ تھا مقصد بجز اُس کے
نبیؐ پر مال و جان انجمؔ لُٹانے کے لیے آیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

عاقل بن البُکَیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تجھے غافل سے عاقل خود بنایا کملیؐ والے نے
تجھے فردوس کا رستہ دکھایا کملیؐ والے نے

تجھے محبوب حُوروں کا بنایا کملیؐ والے نے
تجھے جنت کے باغوں میں پھرایا کملیؐ والے نے

تو پہلا شخص ہے ارقمؓ کے گھر جس کو ملی جنت
ہدایت کا تجھے سورج بنایا کملیؐ والے نے

خدا کے راستے میں کس طرح قربان ہونا ہے
تجھے پہلا سبق آ کر پڑھایا کملیؐ والے نے

خدا ہی جانتا ہے کس قدر تجھ پر محبت سے
خزانہ دوجہانوں کا لُٹایا کملیؐ والے نے

ہزاروں مرتبے قربان تیرے ایک رُتبے پر
تجھے خود اپنے سینے سے لگایا کملیؐ والے نے

تجھے ایمان کی دولت عطا کی دارِ ارقم میں
جہنم کے عذابوں سے بچایا کملیؐ والے نے

تڑپتے دل چھلکتے آنسوؤں کے ساتھ ہی انجم
اُسے قبرِ مبارک میں لِٹایا کملیؐ والے نے☆

☆اسباب کے درجے میں تمام کمالات، کملی والے کی وجہ سے اللہ نے عطا فرمائے۔

سیّدنا حارثہ بن سراقہ انصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لگا دی جان کی بازی نبیؐ کی رہنمائی میں
دکھائی شان کیسی بدر کی پہلی لڑائی میں

شجاعت تیرا ماتھا چومتے تھکتی نہ تھی اس دن
فلک مصروف تھا بے حد تری نغمہ سرائی میں

ہر اک پر رحم کھاتا ہر کسی کے کام آتا تھا
کبھی رہتا نہ تھا پیچھے تو نیکی اور بھلائی میں

ستارے سر جھکا دیتے ادب سے سامنے تیرے
ستاروں سے بہت آگے تھا عظمت اور بڑائی میں

خدا نے تیرا چہرہ اور دل چمکا دیے دونوں
تُو زندہ رہ نہ سکتا تھا محمد ﷺ کی جدائی میں

زمیں اور آسمانوں والے سارے مل کے دیکھیں گے
تجھے فردوس میں جاتا نبیؐ کی ہم نوائی میں

وہ لمحہ دوجہانوں کے خزانوں سے بھی ہے بہتر
وہ لمحہ جو گزارا ہے نبیؐ کی ہم نوائی میں

فرشتے لاکھ چمکائیں یہاں پر اپنے چہروں کو
وہ اُن سے کم نہ تھا ہرگز کشش اور دلربائی میں

وہ معمولی سپاہی تو نہ تھا اسلام کا انجم
نبیؐ کے شیر کی پہچان تھی ساری خدائی میں

سیّدنا سعد بن خثیمہ انصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترے شوقِ شہادت اور ترے ایمان کے صدقے
ترے ہونٹوں، تیرے چہرے، تری میں جان کے صدقے

کہا ابا! میں تجھ سے پہلے جنت جانا چاہوں گا
ترے اس بول پر قرباں ترے فرمان کے صدقے

کتابِ زندگی تیری مقدس اور پاکیزہ
ترا دل بھی تو قرآں تھا مَیں اُس قرآن کے صدقے

جریدہ ہے صحیفہ ہے تقدس اور شجاعت کا
میں اس کے چہرے پر لکھے ہوئے عنوان کے صدقے

شہادت ڈھونڈنے آیا تھا جو اس دارفانی میں
میں اس مردِ مجاہد اور اس مہمان کے صدقے

ابھی تک جو دلوں پر ہی کیا کرتا ہے سلطانی
میں اس مرد شجاعت اور اس سلطان کے صدقے

بصد اِصرار جو شامل ہوا بدری شہیدوں میں
میں اس کے مرتبوں اور عظمتوں کی شان کے صدقے

ترا دربان ہونا بھی شہنشاہی سے کیا کم ہے
ترے گھر کی میں چوکھٹ اور ترے دربان کے صدقے

بتوں کو پوجنے والے ڈرا کرتے تھے خوابوں میں
وہ اک طوفان تھا انجم میں اس طوفان کے صدقے

سیّدنا عمیر بن الحمام انصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کھجوریں کس لیے کھاؤں اگر جنت میں جانا ہے
وہیں پر تو نے رہنا ہے وہیں تیرا ٹھکانا ہے

شہیدوں کی یہ عادت ہے کہ وہ پیچھے نہیں ہٹتے
شہادت سامنے آئے تو اس پر مسکرانا ہے

کیا ہے سودا جنت کا خدا سے جان کے بدلے
اگر وعدے کا سچا ہے تو سر تو نے کٹانا ہے

شہادت ہے ہمارے واسطے فردوس سے بڑھ کر
بتوں کو پوجنے والوں کو یہ تو نے بتایا ہے

ابھی یہ غازیوں کے زور بازو سے نہیں واقف
ابھی اس زورِ بازو کا مزہ اُن کو چکھانا ہے

کیا یہ فیصلہ اُس نے بہت پہلے لڑائی میں
وہ مرتا ہے تو مر جائے محمدؐ کو بچانا ہے

شہادت درحقیقت کچھ نہیں اس کے سوا انجمؔ
خدا کے پاس جانے اور ملنے کا بہانہ ہے

معوّذ بن الحارث

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معوّذ نام تھا لیکن وہ شامل تھا عقابوں میں
چھپی ہوں جیسے مہکاریں تر و تازہ گلابوں میں

اُسے گر ڈھونڈنا ہے تو اُسے فردوس میں ڈھونڈو
کہاں ملتے ہیں ایسے لوگ دنیا کے خرابوں میں

اُسے حُوریں کھلاتی ہیں اسے حوریں پلاتی ہیں
چھپا رکھا ہے اس نے چہرہ خوشبو کے حجابوں میں

ہے صدقہ جاریہ اس کی شہادت اور موت اس کی
وہ شامل تاقیامت ہے شہیدوں کے ثوابوں میں

اُسی کا حال پڑھتا ہوں میں دل کے رِحل پر رکھ کر
اُسی کا نام شامل ہے محبت کے نصابوں میں

اِسی اُمید پر مَیں رات کو سوتا ہوں روزانہ
کروں گا آج میں اس کی زیارت اپنے خوابوں میں

اُسی کو یاد کرنا ہے اُسی کو روز پڑھنا ہے
اُسی کا حال لکھنا ہے ہمیں دل کی کتابوں میں

میں اُس کے سحر سے اب تک نکل پایا نہیں انجم
وہی میرے سوالوں میں وہی میرے جوابوں میں

سیّدنا رافع بن معلیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تری چھاتی ترے سینے سے لگ کر مسکرا پڑتے
تجھے جب دیکھتے میرے پیمبرؐ مسکرا پڑتے

تو ایسا مرد غازی تھا ترے تشریف لانے پر
مساجد کے منارے اور منبر مسکرا پڑتے

ابوبکرؓ و عمرؓ تجھ کو بٹھاتے اپنے پہلو میں
تجھے مل کر محبت سے ابوذرؓ مسکرا پڑتے

اُحد بھی جھوم اٹھتا تھا ترے دامن کی خوشبو سے
ترے قدموں کو چھو کر سارے پتھر مسکرا پڑتے

نبیؐ کے بادہ خانے کی جمی رہتی نظر تجھ پر
تجھے مدہوش کرنے والے ساغر مسکرا پڑتے

لپٹ جاتیں ترے رخسار سے نظریں محبت سے
تجھے جب دیکھتے دل کے سمندر مسکرا پڑتے

جلا رکھے تھے اس نے جو محبت کے چراغ انجمؔ
نبیؐ کو دیکھ کر وہ دل کے اندر مسکرا پڑتے

سیّدنا عوف بن حارث انصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محبت کا سلامِ عاجزانہ پیش کرتا ہوں
بہت گہری عقیدت دلبرانہ پیش کرتا ہوں

تصور میں ترے قدموں کو چوما ہے نگاہوں نے
نگاہوں کا یہ جذبہ عاشقانہ پیش کرتا ہوں

یہاں چلتے ہیں ساغر رات دن تیری محبت کے
میں اپنے دل کا سارا بادہ خانہ پیش کرتا ہوں

جو مظہرؒ☆ دے گیا ہے جاتے جاتے پیار سے مجھ کو
میں اس تسبیحِ غم کا دانہ دانہ پیش کرتا ہوں

☆......مولانا قاضی مظہر حسینؒ خلیفۂ مجاز شیخ العرب والعجم سیّد حسین احمد مدنیؒ

ملا ہے آنسوؤں کا جو خزانہ مجھ کو طیبہ سے
بصد شوق و عقیدت وہ خزانہ پیش کرتا ہوں

میں پہلے دن سے عاشق ہوں ہر اک بدری صحابیؓ کا
میں اقرارِ محبت شاعرانہ پیش کرتا ہوں

میں اس کی بارگاہِ نور و نکہت میں عقیدت سے
محبت اپنی انجمؔ والہانہ پیش کرتا ہوں

سیّدنا امام حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امن کا بے داغ سورج بن کے ابھرا کون ہے
بنجر و بے آب میدانوں پہ برسا کون ہے

اِک طرف حضرت علیؓ ہیں اک طرف حضرت حسینؓ
دو پہاڑوں میں خنک پانی کا جھرنا کون ہے

راستے یوں تو بہت جاتے ہیں کعبہ کی طرف
تیرے جیسا ان میں لیکن صاف سیدھا کون ہے

کون آتا ہے پیامِ امن لے کر اس طرح
بستیوں کو زلزلوں سے یوں بچاتا کون ہے

اُمت مسلم پہ ہیں احسان کتنوں کے مگر
دیکھنا یہ ہے کہ اُن میں سب سے پہلا کون ہے

اس طرح ٹھکرا کے لوٹا کون تخت و تاج کو
اس طرح ان مَرحلوں سے بچ کے نکلا کون ہے

ایک دھبہ بھی نہیں ہے تیرے جسم و جان پر
اِس قدر پاکیزہ صورت اور اُجلا کون ہے

سیّدنا امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرے الفاظ گونگے ہیں مرے جذبات کے آگے
زباں کھلتی نہیں قرآن کی آیات کے آگے

اُسی کی روشنی سے آج تک ہیں دوجہاں روشن
ہوا سینہ سپر جو چاند کالی رات کے آگے

خزاں ہر پھول کا رنگ اور خوشبو تک اڑا لیتی
اگر وہ خود نہ آتا آہنی لمحات کے آگے

اُسی کو سونپی جائے گی قیادت سب جوانوں کی
وہی روزِ قیامت ہوگا اِس بارات کے آگے

زمین اور آسماں کے رہنے والے ہیں غلام اُس کے
کھڑے ہیں بااَدب چودہ طبق سادات کے آگے

حسینؑ ابن علیؑ کے نام لُوں میں کس طرح انجم
مری یہ ذات بے معنی ہے اُس کی ذات کے آگے

عمِ رسول سیّدنا حمزہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہاں اُحد کے پاس اِک باغِ جناں موجود ہے
جس میں اک شاہیں صفت زندہ وہاں موجود ہے

دیکھنے میں گو فقط سادہ سی تربت ہے مگر
اُس کے اندر ایک پورا لامکاں موجود ہے

اُس شہنشاہِ شجاعت کی گواہی کے لیے
وہ پہاڑی ، وہ زمیں ، وہ آسماں موجود ہے

وہ ستارا ٹوٹنے کے بعد بھی ٹوٹا نہیں
وہ زمانے میں برنگِ کہکشاں موجود ہے

زندگی سے جو لِیا کرتا ہو روزانہ خراج
دوسرا ایسا بھلا کوئی کہاں موجود ہے

آخری دَم تک لڑا ہے موت سے عمِ رسولؐ
اس جہاں سے اِک الگ اُس کا جہاں موجود ہے

وہ کوئی معمولی اِنساں تو نہیں ہے جس کے پاس
عرش سے آیا ہوا اک کارواں موجود ہے

سیّدنا عباس بن عبدالمطلب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمِ رسولؐ کہہ کے بُلایا گیا اُسے
کتنی ہی لغزشوں سے بچایا گیا اُسے

کس کس طرح اندھیری شبوں سے نکال کر
اہلِ نظر کی صَف میں بٹھایا گیا اُسے

رُوٹھا کسی کے ساتھ کسی بات پر اگر
کتنی محبتوں سے منایا گیا اُسے

جب بھی کیا جہاد خدا کے رسولؐ نے
اگلی صفوں سے آگے ہی پایا گیا اُسے

کِس کِس طرح فریقِ مخالف سے بَدر میں
لا کر نبیؐ کے ساتھ بٹھایا گیا اُسے

عہدِ عمرؓ میں جب ہوئی بارش کی احتیاج
انجم دُعا کے واسطے لایا گیا اُسے

سیّدنا جعفر طیار

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کرتا رہا وہ سیدھا بکھری ہوئی صفوں کو
جیسے سمیٹتا ہے شاہیں کوئی پروں کو

گِرنے دیا نہ پرچم غیروں کی سر زمیں پر
اِک نام دے گیا وہ بے نام منظروں کو

کھینچی فصیل اُس نے بہتے ہوئے لہو کی
بڑھنے دیا نہ آگے دشمن کے جم گھٹوں کو

جنت نے جب پکارا چاروں طرف اُفق سے
تحفہ کے طور بھیجا دولخت بازوؤں کو

آتے ہیں کب میسر ایسے جوان انجم
میدانِ خاک و خُوں میں کسریٰ و قیصروں کو

سیّدنا عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو فراست کا سمندر نُور کا مینار بھی
قابلِ تقلید تیرا قول بھی کردار بھی

تیرے سینے میں خزانہ عِلم کے عرفان کا
تو کھلی کھڑکی بھی ہے اور آہنی دیوار بھی

تیری سیرت میں ہر اک خوبی بڑے انسان کی
گفتگو کا حُسن بھی ہے شیر کی للکار بھی

تیرے ہر اک لفظ میں ہے شہد سے بڑھ کر مٹھاس
تیری باتوں میں گلوں کے رنگ بھی مہکار بھی

تُو صحابی اور بھائی☆ بھی رسول پاکؐ کا
تیرا سر بھی ہے مقدس اور تری دستار بھی

بادشاہوں سے کہیں بڑھ چڑھ کے ہے رُتبہ ترا
بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ترا پندار بھی

تُو صداقت کا مدینہ تُو شرافت کا پہاڑ
تُو محدث تُو مفسر تُو سپہ سالار بھی

سر خمیدہ ہیں ترے آگے زمانوں کے ستون
مطمئن اپنے بھی ہیں اور معترف اغیار بھی

☆ چچازاد بھائی

سیّدنا عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خدا خوفی کا وہ پاکیزہ تر معیار رکھتا تھا
وہ انساں تھا فرشتوں کا مگر کردار رکھتا تھا

بسر کی زندگی ساری رسولوں کی طرح اُس نے☆
وہ اپنے چار سُو تقویٰ کی اِک دیوار رکھتا تھا

خلافت بھاگتی تھی اُس کے پیچھے اور وہ بچ کر
عبادت میں دلِ سرشار کو سرشار رکھتا تھا

ملی تھیں اُس کی نظریں جب سے کالی کملی والے سے
وہ اپنے جسم و جاں کو ہر گھڑی بیدار رکھتا تھا

☆ رسولوں کی طرح یعنی کامل اتباع میں

چلا خود ساتھ لے کر باپ کی وہ نیک نامی کو
وہی سادہ سے کپڑے اور وہی دستار رکھتا تھا

روا رکھتا رہا وہ باپ جیسی سختیاں خُود پر
وہی کردار کی خوشبو وہی مہکار رکھتا تھا

سیّدنا عبدالرحمان بن ابی بکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ناز فرمایا ترے اخلاص پر دربار نے
تجھ کو سینے سے لگایا بارہا سرکارؐ نے

کتنی موجیں نُور کی اتریں ترے چاروں طرف
کتنے منظر نور کے دیکھے تری دستار نے

توڑ کر رکھ دیں صفیں فولاد میں ڈوبی ہوئیں
جنگ کے نقشے بدل ڈالے تری تلوار نے

بارہا توڑا تری طاقت نے باطل کا غرور
بارہا پسپا کئے لشکر تری للکار نے

تجھ کو دیکھا ہے نبیؐ کے سامنے بیٹھا ہوا
مسجد نبویؐ کے منبر اور در و دیوار نے

تُو گزر جاتا رہا دولت کو ٹھوکر مار کر
لاج رکھ لی سب صحابہؓ کی ترے کردار نے

تیرے دامن کو چُھوا ہے جانے کتنی مرتبہ
جنت الفردوس کے ہر پھول کی مہکار نے

سیّدنا بلال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحرا کی تیز دُھوپ کے منظر بھی رو پڑے
اتنا ستم ہوا کہ ستمگر بھی رو پڑے

قربان تیرے عشق پہ اے عاشقِ رسول
تیرے دُکھوں پہ ٹوٹ کے پتھر بھی رو پڑے

کتنا بڑا تھا ظرف مگر اس کے باوجود
کیا ظلم تھا کہ سن کے سمندر بھی رو پڑے

کتنی تھی دل گداز تری داستانِ عشق
صدیقؓ سے لپٹ کے ابوذرؓ بھی رو پڑے

وہ پختگی کہ جیسے کھڑا ہو کوئی پہاڑ
وہ سادگی کہ ظلم کے لشکر بھی رو پڑے

تیری اذاں کا آخری منظر عجب تھا
تو رو پڑا تو مسجد و منبر بھی رو پڑے

سیّدنا ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھکے تھکے سے بدن پر غُبار کتنا تھا
مگر وہ مردِ خدا باوقار کتنا تھا

تمام عُمر نہ سویا وہ نرم بستر پر
نئی سحر کا اُسے انتظار کتنا تھا

پَھٹی پَھٹی سی قبا اور پیٹ تھا خالی
کسے خبر وہ تشکّر گزار کتنا تھا

تمام تَر ہی نظر میں سمیٹ لیں اُس نے
اُسے نبیؐ کی اداؤں سے پیار کتنا تھا

کبھی دلیل نہ مانگی ابوہریرہؓ نے
بھلے لبوں پہ اُسے اعتبار کتنا تھا

ملا تو کتنی مسرت تھی اُس کی آنکھوں میں
جُدا ہوا تو وہی اشک بار کتنا تھا

وہ جُھوم جُھوم کے سنتا تھا دین کی باتیں
وہ ایک شخص اطاعت گزار کتنا تھا

ہر ایک بات کو محفوظ کر لیا اُس نے
خدا کے یار کا انجم وہ یار کتنا تھا

سیّدنا ابوذر غفاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا خوفی میں گم نیلے سمندر کی طرح خاموش
شبِ مہتاب کے پُر نور منظر کی طرح خاموش

مقدس جسم کا مالِک مقدس سوچ کا حامِل
وہ مسجد کی طرح اُجلا وہ منبر کی طرح خاموش

کسی سے کچھ تعرض تھا شکایت تھی نہ شکوہ تھا
فرشتے بھی کہاں ہوں گے ابوذرؓ کی طرح خاموش

جنھیں وہ اوڑھ لیتا تھا زمیں پر سونے سے پہلے
اُسی سادہ سے کمبل اور چادر کی طرح خاموش

کوئی رشتہ نہ تھا اُس کا کسی نفسانی خواہش سے
سفر کرتا تھا وہ خورشیدِ خاور کی طرح خاموش

صداقت کے سوا اُس کی زباں کھلتی نہ تھی انجم
پیمبر کی طرح گویا پیمبر کی طرح خاموش☆

☆یعنی پیمبر بھی سچ ہی فرماتے تھے اور ابوذر بھی سچ کے سوا نہ بولتے تھے۔

سیّدنا زید بن ثابت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خادمِ بے لوث بھی تھا اور پہریدار بھی
اُس کی اِس خوبی سے خوش تھا صاحبِ دربار بھی

اُس کے ہونٹوں پر بھی رہتی تھی عقیدت کی خوشی
مسکرا پڑتے تھے اُس کو دیکھ کر سرکار بھی

اُس نے پھیلایا تھا پیغامِ رسالتؐ ہر طرف
باعمل عالم بھی تھا اور صاحبِ تلوار بھی

زیدؓ بن ثابت کا ہم رتبہ کوئی قاری کہاں
جس کی لَے سے جُھوم جاتی محفلِ انوار بھی

وہ کیا کرتا تلاوت مِل کے جبرائیل سے
اُس کا جبرائیل سا بے داغ تھا کردار بھی☆

☆صحابہ کرام معصوم تو نہ تھے، مگر محفوظ ضرور تھے۔

سیّدنا ابوایوب انصاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تیری منشا بھی وہی ہے جو ہے منشائے رسولؐ
تیرا سونا بھی عبادت کی طرح رب کو قبول

چُوم لیتے راستے بڑھ کر ترِی نعلین کو
آسماں جُھک کر اُٹھا لیتا ترے قدموں کی دُھول

رحمتوں کی بارشیں رہتی ہیں تیری قبر پر
روز کرتا ہے فرشتوں سے تو نذرانے وصول

تیری باتوں میں حسیں مہکار ہے قرآن کی
تیرا اِک اِک لفظ غنچہ تیرا اِک اِک لفظ پھول

تیری چوکھٹ چومتا ہے احتراماً آفتاب
تیرے گھر میں آ کے ٹھہرا دوجہانوں کا رسولؐ

تجھ سے کوئی آ کے سمجھے میزبانی کا مزاج
تجھ سے کوئی آ کے سیکھے میزبانی کے اصول

تیرے دل کو چُھو نہیں سکتا گناہوں کا غُبار
تیرے سینے پر سدا نورِ صداقت کا نزول

تیرے درجے تک پہنچنا شاملِ ناممکنات
ایسی ہر خواہش ادھوری ایسی ہر خواہش فضول

ذاتِ باری کہہ رہی ہے رحمتیں ساری سمیٹ
ساقیِ کوثر سے مِل کر مسکراہٹ کر وصول

جنت الفردوس کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھ
جنت الفردوس میں آرام سے جھولوں پہ جھول

تو ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کا مخلص رفیق
تُو وفادارِ علیؓ ہے تُو وفادارِ بتولؓ

اے شہنشاہِ دوعالمؐ کے رفیق و میزبان
اپنے انجم کے تو گل ہائے عقیدت کر قبول

سیّدنا عبداللہ ابن ام مکتوم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گھنے جنگل میں چمکیلا شجر پہچان لیتا تھا
تو اندھا تھا نبوت کو مگر پہچان لیتا تھا

ہزاروں راستے پھیلے ہوئے تھے چار سُو لیکن
تُو اپنا راستہ ، اپنا سفر ، پہچان لیتا تھا

نظر تجھ کو نہ آتا تھا مگر نورِ بصیرت سے
اندھیروں میں چمکتی رہگذر پہچان لیتا تھا

کبھی لغزش نہیں کھائی تری نابینا آنکھوں نے
تو چاہت بانٹنے والی نظر پہچان لیتا تھا

جہاں سے رحمتوں کی بارشیں ہوتیں زمانے پر
وہی کوچہ محبت کا ، وہ گھر پہچان لیتا تھا

تو خوشبو سونگھ لیتا تھا نبوت کے پسینے کی
تو کتنی دُور سے خیرالبشرؐ پہچان لیتا تھا

غلط دروازے پر تُو نے کبھی دستک نہ دی جاکر
ترے دل میں جو کھلتا تھا وہ در پہچان لیتا تھا

تِری نظروں سے پوشیدہ تھیں گو قرآن کی سطریں
مگر اُن کی تلاوت کا اثر پہچان لیتا تھا

ترے ہاتھوں سے ملتا ہاتھ جب اُس جانِؐ رحمت کا
عقیدت سے تُو اُس کو چُوم کر پہچان لیتا تھا

تجھے معلوم تھی اُس پیڑ کے ہر پھول کی خوشبو
تو بِن دیکھے تُو بِن چکھے ثمر پہچان لیتا تھا

سیّدنا ابوموسیٰ اَشعری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ڈھونڈنا مشکل ترے عہدِ جوانی کی مثال
تیری سیرت صاف اور شفاف پانی کی مثال

پیٹ پر پتھر بندھے ہیں جنگ کی یلغار میں
آپ ہے تُو صرف اپنی سخت جانی کی مثال

حکمرانی میں بھی گھر ہے سادہ مسجد کی طرح
کون لائے گا تری سادہ مکانی کی مثال

جس طرح ہو ایک والد مہرباں اولاد پر
شفقتِ پدری ہے تیری حکمرانی کی مثال

رات دن کارِ جہانبانی ترے سر پر سوار
تیرا ہر اٹھتا قدم ہے جانفشانی کی مثال

عُمر بھر تُو نے خلافت کی کبھی خواہش نہ کی
تو بڑے عہدوں سے ہے اِک بے دھیانی کی مثال

تیرے اِک اِک لفظ میں خوشبو ترے اخلاص کی
تیرا اِک اِک لفظ ہے شیریں بیانی کی مثال

بھائی بھائی کہہ کے بوذرؓ سے لپٹ جانا ترا
اِک محبت کی نشانی ، مہربانی کی مثال

تیری ساری زندگی ہے روشنی ہی روشنی
تیری ساری زندگی صبح سہانی کی مثال

سیّدنا مغیرہ بن شعبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رفیقِ بیعت رضواں نبیؐ راضی رہا تجھ سے
تُو جس پر جان دیتا تھا وہی راضی رہا تجھ سے

اگرچہ راستے تھے مختلف اُن کے سیاست میں
مگر حضرت حسنؓ ، حضرت علیؓ راضی رہا تجھ سے

نبوّت کی بصیرت کوئی لغزش کھا نہیں سکتی
نبیؐ تھا مطمئن تجھ سے جبھی راضی رہا تجھ سے

یہ کتنی بے وقوفی ہے کہ اب کہنے لگے کوئی
محبت کا پیمبرؐ عارضی راضی رہا تجھ سے

نبیؐ کا سارا لشکر معترف تیری فضیلت کا
جو اُس کا قافلہ تھا وہ سبھی راضی رہا تجھ سے

وہی شاکی ہیں تجھ سے جو حقیقت سے ہیں ناواقف
وگرنہ ہر مسلماں جنتی راضی رہا تجھ سے

گواہی اور کیا لاؤں ترے اخلاص و ایماں کی
عمر فاروقؓ سا مردِ جری راضی رہا تجھ سے

سیّدنا سلمان فارسی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سچا تھا اور سچ کی خبر ڈھونڈتا رہا
گھر سے نکل کے اور ہی گھر ڈھونڈتا رہا

ملتے تھے لاکھ اُس کو بشر عام سے مگر
برسوں وہ اپنے من کا بشر ڈھونڈتا رہا

صحرا کی تیز دُھوپ سے بچنے کے واسطے
صحرا سے بھی عظیم شجر ڈھونڈتا رہا

اہلِ نظر تھا اہلِ نظر کی تلاش میں
بزمِ علیؓ و بزمِ عمرؓ ڈھونڈتا رہا

کتنی ہی دیر چلتا رہا روشنی کی سمت
کتنی ہی دیر شمس و قمر ڈھونڈتا رہا

اوروں کو تھی تلاش کسی اور کی مگر
سلمانؓ روشنی کا نگر ڈھونڈتا رہا

صدیوں سے جس کی چاندنی☆ کے منتظر تھے لوگ
اُس چاند کی وہ گردِ سفر ڈھونڈتا رہا

☆ سیّدنا سلمانؓ فارسی فارس سے مکہ پیغمبرِ اسلام کی تلاش میں آئے

سیّدنا عبداللہ بن زبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

وہ اپنے ساتھ لے کر آخری منظر نہیں آیا
سوار آیا مگر اپنی سواری پر نہیں آیا

وہ آیا اور اُس کے بعد اب تک شہر مکہ میں
کوئی انسان اُس انسان سے بڑھ کر نہیں آیا

ہزاروں لوگ آئے موت کے میدان میں ، کوئی
قدم رکھتا ہوا یوں موت کے سر پر نہیں آیا

نجانے کب سے دنیا منتظر ہے اُس کے آنے کی
مگر وہ گھر سے یوں نکلا کہ اب تک گھر نہیں آیا

کوئی آیا نہیں اِس شوق سے خود موت کی جانب
اگر آیا تو پھر یوں چوکڑی بھر کر نہیں آیا

لبوں پر مسکراہٹ لے کے وہ آتا رہا انجم
کبھی وہ موت سے لڑنے بچشم تر نہیں آیا

سیّدنا زید بن حارث

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرورِ کونینؐ کی نعلین برداری ملی
جو فضلیت جس کو ملنی تھی اُسے ساری ملی

شافعِ دارین کی خدمت پہ وہ مامور تھا
جو تھا جس قابل وہی اُس کو ذمہ داری ملی

جنت الفردوس تھی بے تاب اُس کے واسطے
اُس نے خدمت کی تو اُجرت بھی بہت بھاری ملی

اوّل اوّل اُس نے دیکھی روشنی اسلام کی
اوّل اوّل رحمتوں کی اُس کو سرشاری ملی

ہاتھ خالی لے کے آیا تھا مگر جاتے ہوئے
اُس کو دولت دین و دنیا کی بہت ساری ملی

سید و فخرؐ دوعالم کی رفاقت کے طفیل
زیدؓ بن حارث کو سرداروں کی سرداری ملی

سیّدنا اُسامہ بن زید

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

روزِ محشر تک نہ لائے گا کوئی تیرا جواب
تیرے گھوڑے کی لگامیں تھام کر چلنا ثواب

ساری دنیا کی اُڑانوں سے تری اونچی اُڑان
تو فضائے بدر کا اُڑتا ہوا اَن تھک عقاب

تُو نے سیدھا کر دیا جھوٹے نبیوں کا مزاج
دشمنوں سے لے کے لَوٹا کوڑی کوڑی کا حساب

غازیوں کی فوج میں تھا اِک سے اِک بڑھ کر مگر
تجھ پہ ٹھہری ہادیء اُمّی کی چشمِ انتخاب

بدریوں کا ایک لشکر صف بہ صف زیرِ کمان
جس طرح ہو آسماں اِک آسماں کا ہم رکاب

سرورِ کونینؐ جتنی دیر ہوتے سامنے
تیرے چہرے پر کھلے رہتے عقیدت کے گلاب

سیّدنا عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب کچھ تھا اُس کا صاحبِ دَربار کے لیے
اُس کی تمام عمر تھی سرکارؐ کے لیے

رکھتا تھا وہ ہمیشہ نگاہوں کو باوضو
آقائے نامدارؐ کے دیدار کے لیے

کاٹی ہیں اُس نے کتنی محبت سے جاگ کر
راتیں تمام پیکر ایثار کے لیے

اُس کو خدائے کون و مکاں نے زمین پر
پیدا کیا تھا محفلِ انوار کے لیے

مسواک اُس کے ہاتھ میں رہتی تھی اس طرح
جیسے ہوں پھول پھول سی دستار کے لیے

رکھتا تھا وہ حضورؐ کے نعلین ساتھ ساتھ
ہر دَم حصولِ راحت و انوار کے لیے

سیّدنا خالد بن ولید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ جس کو دیکھ کر جنت کی حُوریں مسکراتی تھیں
وہ جس کے سامنے دشمن کی نبضیں ڈوب جاتی تھیں

وہ سیف اللہ کہ جس کا حُکم چلتا تھا پہاڑوں پر
وہ سیف اللہ کہ جس کے آبشاریں گیت گاتی تھیں

وہ سیف اللہ جو شہ رَگ دشمنوں کی کاٹ دیتا تھا
وہ سیف اللہ کہ جس سے مشکلیں آنکھیں چُراتی تھیں

وہ سیف اللہ کہ جس کے نعرۂ تکبیر کو سُن کر
سمندر کانپ اُٹھتے اور لہریں تھرتھراتی تھیں

وہ سیف اللہ کہ جس کے ہاتھ میں کتنی ہی تلواریں
مسلسل گردنوں پر چلتے چلتے ٹوٹ جاتی تھیں

وہ جس کے نام سے منسوب تھی فتحِ مبیں انجم
وہ جسکی آہٹیں سُن کر شکستیں بھاگ جاتی تھیں

سیّدنا عمرو بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مِصر میں زندہ ہے تیرے نام کی خوشبو ابھی
نیل کے دونوں کِناروں پر کھڑا ہے تُو ابھی

تیرے قدموں کی ابھی تک ہے دھمک چاروں طرف
گونج باقی ہے تری آواز کی ہر سُو ابھی

تیری عظمت کا ابھی روشن ہے اِک اِک زاویہ
پُرکشش ہے تیری شخصیت کا ہر پہلو ابھی

لرزہ براندام رہتے تھے جو تیرے نام سے
خوف سینوں میں لیے پھرتے ہیں وہ بدخُو ابھی

تیرے دَم سے جو ہوئے تھے آشنا اِسلام سے
مِصر و افریقہ کے وہ باسی ہیں قبلہ رُو ابھی

ذہن سے نکلا نہیں تیری شجاعت کا جلال
کانپتے ہیں کفر کے بے نام کاخ و کُو ابھی

سیّدنا امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ آدھی دنیا کا حکمراں تھا وہ حکمراں بھی مگر کہاں تھا
بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا

بڑا مبارک ہے کام اُس کا ستاروں جیسا مقام اُس کا
وہ ایک شاہیں صفت مجاہد جو سوئے منزل رواں دواں تھا

بڑے بڑوں کو گرانے والا گرے ہوؤں کو اُٹھانے والا
وہ رہبروں کا تھا نیک رہبر وہ پاسبانوں کا پاسباں تھا

اُبھرتے سورج سے تاج مانگا سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر ہے کہ اُس کا سِکہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا

وہ نیک سیرت حیا کی خاطر لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا

قلندرانہ حیات اُس کی سکندرانہ صفات اُس کی
کبھی ردا تھا وہ مفلسوں کی کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا

وہ ایک عنواں بشارتوں کا بصیرتوں کا بصارتوں کا
اُسی سے رستے تلاش کرنا وہ دینِ فطرت کی کہکشاں تھا

مورخانہ بیان توبہ ، منافقانہ زبان توبہ
وہ اُس گھڑی بھی چمک رہا تھا جہان جب یہ دُھواں دُھواں تھا

حسنؓ سے پوچھو علیؓ سے پوچھو تم اُس کے بارے نبیؐ سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضوفشاں تھا

شہنشہوں پر تھا رعب طاری کہ انجم اس کی تھی ضرب کاری
ہر ایک ظالم سمٹ رہا تھا جدھر جدھر تھا جہاں جہاں تھا

سیّدنا عثمان بن مظعون

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیکھتا جی بھر کے میں آنکھوں سے تابانی تری
کاش مل جاتی مجھے جنت میں دربانی تری

تجھ کو دفنانے سے پہلے تجھ کو نہلانے کے بعد
فخرِ موجودات نے چُومی تھی پیشانی تری

قابلِ تعظیم ہے سب کے لیے تیرا قیام
باعثِ فخر و سعادت ٹھہری مہمانی تری

پیش کرتی ہے سلامی قبر کی مٹی تجھے
جسم کی مہکار کرتی ہے ثنا خوانی تری

نُور کی شمعیں جلا دیں بدر کے میدان میں
آج تک مقروض ہے یہ نسلِ اِنسانی تری

چومتا تھا غسل کا بہتا ہوا پانی تجھے
آسمانوں سے تھی بڑھ کر پاک دامانی تری

کر گئی روشن نہ جانے کتنی صدیوں کا وجود
صورتِ مہتاب ہے اُجلی مسلمانی تری

چُوم لیتا کاش میں بھی تیرے قدموں کا غبار
کاش مِل جاتی مجھے بھی عمرِ لافانی تری

سیّدنا قعقاع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لڑائی میں ہزاروں سورماؤں کے برابر تھا
وہ شعلہ جانے کتنی ہی شعاعوں کے برابر تھا

عرب کی سر زمیں پر نیک پاکیزہ وجود اُس کا
نجانے کتنے لوگوں کی دعاؤں کے برابر تھا

ہزاروں کشتیاں اس نے کناروں پر لگائی تھیں
اکیلا ہی وہ لاکھوں ناخداؤں کے برابر تھا

کہا صدیقؓ نے مغلوب ہو سکتا نہیں قعقاعؓ
شجاعت کی وہ ساری انتہاؤں کے برابر تھا

عطا کرتا رہا ٹھنڈک وہ صحرا کے مکینوں کو
ہر اک حرفِ محبت اس کا چھاؤں کے برابر تھا

ابھی تک ہر طرف پھیلی ہوئی ہے روشنی اس کی
چراغ نور تھا لاکھوں ضیاؤں کے برابر تھا

نجانے اُس کے دامن میں تھے انجم آسماں کتنے
ستارہ تھا مگر وہ کہکشاؤں کے برابر تھا

سیّدنا عبداللہ بن رواحہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فتنے اُس کی بارگہ میں سر اٹھا سکتے نہ تھے
شیر بھی اُس شیر سے نظریں ملا سکتے نہ تھے

آسماں جھکتا نظر آتا تھا اُس کے سامنے
قدسی آتے اُس کے گھوڑے کی لگامیں تھامنے

کانپ جاتی موت اُس کی ایک اک للکار سے
وہ لکھا کرتا تھا اپنے فیصلے تلوار سے

اُس نے بے حُرمت نہیں ہونے دیا اسلام کو
ریزہ ریزہ کرکے چھوڑا کفر کے اہرام کو

وہ شہنشاہِ شجاعت تھا مگر بے تاج تھا
پربتوں پر اور صحراؤں پہ اُس کا راج تھا

آپ ﷺ کی ہر بات پر قربان ہو جاتا تھا وہ
آپ ﷺ کی محفل میں آتا اور کھو جاتا تھا وہ

وہ فرشتہ تھا کوئی انسانیت کے رُوپ میں
بیٹھ جاتا خطبۂ ☆ نبوی کو سُن کر دُھوپ میں

زندہ بچ کر لوٹ آنا اُس کو نامنظور تھا
وہ شہادت کے نشے میں کس قدر مخمور تھا

لے گیا تاجِ شہادت کو اُٹھا کر لے گیا
موت کو خود اپنی وہ دلہن بنا کر لے گیا

☆ ایک بار سرکارؐ نے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ مسجد سے باہر تھے آپؐ کی آواز سنی تو وہیں دھوپ میں بیٹھ گئے۔ حالانکہ آپؐ نے ان کو نہیں فرمایا تھا۔

سیّدنا وہب بن قابوس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وقت کو بھولی نہیں اب تک لڑائی آپؓ کی
دے رہا ہے ایک اک پتھر گواہی آپؓ کی

کس طرح پیچھے دھکیلا کفر کی یلغار کو
کس طرح پسپا کیا دشمن کے اک اک وار کو

لشکروں کے لشکروں پر ٹوٹ پڑنا آپؓ کا
دور تک جا جا کے بے جگری سے لڑنا آپؓ کا

دوڑنا چاروں طرف ہی شیر کے انداز میں
نعرۂ تکبیر کہنا گونجتی آواز میں

کیا بتائیں آپؓ میں اس وقت کتنا جوش تھا
وار سہہ کر وار کرتا کس کو اتنا ہوش تھا

خون کے دریا میں سر تک ڈوب جانا آپ کا
موت سے نظریں مِلا کر مُسکرانا آپ کا

آپ کو معلوم ہے ہم کیا بتائیں آپؓ کو
دیر تک دیتے رہے آقا دُعائیں آپؓ کو

آپؓ کی آواز اس وادیٔ میں آخر کھو گئی
آپؓ کی جاں جنتی جانوں میں شامل ہوگئی

شمعِ جاں قربان کرکے سرفرازی جیت لی
دیر سے آیا مگر ہر ایک بازی جیت لی

دشمنوں کی فوج کو ویران کرکے رکھ دیا
دیدۂ کونین کو حیران کرکے رکھ دیا

☆ وادیٔ اُحد

سیّدنا ربیعہ بن عتبہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمیں سے آسمانوں کی طرف پرواز تھی اس کی
فرشتوں سے کہیں بڑھ کر حسیں آواز تھی اس کی

قدم رکھتا تھا پانی پر تو پانی مسکراتا تھا
نظر میں اُس کی دریا کیا سمندر ڈوب جاتا تھا

چھپا لیتی تھی دامن میں جہانوں کی دُعا اس کی
پلٹ آتی تھی کافی دور تک جا کر صدا اُس کی

وہ صحراؤں کے سینے پر شجر تحریر کرتا تھا
جہاں کی وسعتوں میں وہ سفر تحریر کرتا تھا

زمیں سے عرش تک ہی گونجتا رہتا ہے نام اُس کا
کسے معلوم کتنی ہے بلندی پر مقام اُس کا

وہ اپنے دل میں اپنوں کی محبت پالنے والا
سمندر کی گھنی لہروں میں گھوڑا ڈالنے والا

وہ جس کے نام سے خُونی درندے بھاگ جاتے تھے
وہ جس کی آہٹیں سُن کر سمندر جاگ جاتے تھے

کہیں مغلوب ہو سکتا نہ تھا وہ مردِ لاثانی
قدم آ آ کے لیتی اُس بہادر کے جہاں بانی

☆ ملکوں کے ملک فتح کرتے کرتے سمندر تک پہنچ گئے۔ سمندر میں گھوڑے کو ڈال دیا مگر کہاں سمندر اور کہاں گھوڑا مجبوراً لوٹنا پڑا۔ سمندر کے کنارے پر کھڑے ہو کر اللہ سے یوں مخاطب ہوئے۔ یا اللہ! اگر میری رہ میں سمندر رکاوٹ نہ ہوتا تو میں اسلام کی سربلندی کے لیے آخر حد تک جاتا۔

سیّدنا عبداللہ بن جحش

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہادت کی وہ انتہا چاہتا تھا
خدا سے خدا کی رضا چاہتا تھا

کسی دیوقامت مخالف سے جا کر
بصد شوق تنہا لڑا چاہتا تھا

عجب اُس کے دل میں تھا شوقِ شہادت
وہ خود ٹکڑے ٹکڑے ہوا چاہتا تھا

لرزتا رہا دیر تک عرشِ اعظم
نجانے وہ دیوانہ کیا چاہتا تھا

اندھیرے سفر پر نکلنے سے پہلے
رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی ضیا چاہتا تھا

عجب مردِ مومن تھا جو آگے بڑھ کر
قدم موت کے چومنا چاہتا تھا

بدن سے جُدا اُس کے سارے ہوں اعضاء
وہ یوں اپنے رب سے مِلا چاہتا تھا

وہ مَر مَر کے زندہ ہو لڑنے کی خاطر
یہی سلسلہ بارہا چاہتا تھا

☆ جنگ اُحد میں سیّدنا سعد بن ابی وقاصؓ اور سیّدنا عبداللہ بن جحشؓ نے طے کیا کہ ہم دعا مانگیں اور دوسرے کی دعا پر آمین کہیں۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاصؓ نے دعا مانگی کہ یا اللہ آج میرا بہت دلیر طاقتور دشمن سے مقابلہ اور آخر میں اس کو قتل کردوں۔ سیّدنا عبداللہؓ نے کہا آمین پھر سیّدنا عبداللہؓ نے دعا مانگی یا اللہ میرا بہت طاقتور اور بہادر دشمن سے مقابلہ ہو وہ مجھے شہید کردے۔ میرے کان کاٹ لے میرے ہونٹ کاٹ لے میری آنکھیں نکال لے۔ قیامت کے دن جب تو پوچھے کہ عبداللہؓ تیرے کان ہونٹ کیوں کاٹے گئے تو میں کہوں یا اللہ تیرے لئے۔ سیّدنا سعد بن ابی وقاص نے کہا آمین۔

سیّدنا معاذ اور سیّدنا معوّذ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

وہ کم سن تھے مگر فولاد کی دیوار جیسے تھے
وہ لڑنے میں اکیلے لشکرِ جرار جیسے تھے

جدھر جاتے ادھر دشمن کی اک اک صف الٹ جاتی
وہ آندھی کی طرح بڑھتی ہوئی یلغار جیسے تھے

فرشتوں کی طرح تھے خوبصورت خوب سیرت بھی
ہوا میں جھومتی پھرتی ہوئی مہکار جیسے تھے

محبت میں وہ پھولوں کی طرح تھے نرم خو لیکن
لڑائی میں غصیلے شیر کی للکار جیسے تھے

وہ جس پر وار کرتے اُس کا سر قدموں میں گر پڑتا
چمکتی اور لہراتی ہوئی تلوار جیسے تھے

کیا مغلوب ہاتھی کی طرح مضبوط دشمن کو
بدن تھے گوشت کے اُن کے مگر کہسار جیسے تھے

ابھی تک ناز کرتی ہے رسالت اُن کی جرأت پر
صحابیؓ سارے کشتی اور وہ پتوار جیسے تھے

لکھوں میں حال کیا اُن کے تقدس اور تقوے کا
کھلے پرچم کی صورت نور کی دستار جیسے تھے

☆ جنگِ بدر میں ابوجہل کو واصلِ جہنم کیا۔

سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زندگی یادِ خدا ہی میں بسر کرتا رہا
عمر بھر جنت کی جانب وہ سفر کرتا رہا

لکھ لیا کرتا نبوت کے ہر اک فرمان کو
تازہ کر لیتا تھا یوں وہ ہر گھڑی ایمان کو

کھانا پینا اور سونا بھی اُسے کب یاد تھا
نکہتِ یادِ خدا سے اُس کا دل آباد تھا

نیند آتی تھی مگر آگے گزر جاتی رہی
نفس کی ہر ایک خواہش خود بکھر جاتی رہی

ترس آتا تھا رسالت کو بھی اُس پر بار بار
دیکھ کر اس کی نگاہوں میں تھکاوٹ کا خمار

رات دن یادِ الٰہی کی ردائیں تان کر
جاگتا رہتا تھا وہ نوری شعائیں تان کر

رحمتِ کونینؐ کو کہنا پڑا کم کیجئے
رحم کھایئے جسم پر یادِ خدا کم کیجئے

ریزہ ریزہ ہو کے رہ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو
وقت سے پہلے ہی کھا جائے زمیں ایسا نہ ہو

سیّدنا عبداللہ بن عبداللہ☆ بن اُبی بن سلول

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آدمی کی شکل میں تھا ایک مشعل نُور کی
اس نے اپنے دل سے برسوں کی سیاہی دُور کی

اخذ کرتا روشنی وہ آپؐ کی ہر بات سے
کوئی لمحہ عُمر کا جانے نہ دیتا ہاتھ سے

باپ کے تاریک گھر میں تھا اُجالے کی طرح
وہ ابھی روشن ہے اک روشن حوالے کی طرح

باپ کی تکفیر کا جب راز اُس پر کُھل گیا
وہ مجاہد باپ کا سر کاٹنے پر تُل گیا

☆ مدینے کا رئیس المنافقین

سرور کونینؐ کے آگے مگر جھکنا پڑا
جو قدم اُس کا جہاں پر تھا وہیں رُکنا پڑا

بارہا مانگی اجازت خوں بہانے کے لیے
اپنے ہاتھوں باپ کا قصہ چکانے کے لیے

فیصلہ سُن کر بڑی مشکل سے روکا ہاتھ کو
سرد کرتا ہی رہا وہ شخص اپنی ذات کو

موت نے دیکھا تو استقبال کرنے آگئی
اس کی آنکھوں میں شہادت نور بھرنے آگئی

یاد کرتی ہے اُسے جنگِ یمامہ آج تک
اُس کے سر پر ہے شجاعت کا عمامہ آج تک

سیّدنا مصعب بن عمیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنگ☆ میں اِسلام کا پرچم سنبھالا آپؓ نے
دشمنوں کا سخت گھیرا توڑ ڈالا آپؓ نے

کُھلبلی سی مچ گئی تھی لشکرِ کفار میں
پڑگئیں کتنی دراڑیں دامنِ کہسار میں

ہر طرف اُڑتا تھا دشمن کا لہو مثلِ غبار
ناچتا تھا آپؓ کے ہرسُو شہادت کا خمار

دیکھنے والوں نے دیکھیں آپ کی سرمستیاں
آپ کے چاروں طرف دشمن کی سو سو برچھیاں

آپؓ ہم شکل نبیؐ تھے آپؓ ہمرازِ نبیؐ
آپؓ کی آنکھوں میں تھی کون و مکاں کی روشنی

آپؓ کو دیکھا تو سب بے دین دھوکا کھا گئے
سب یہی سمجھے کہ نرغے میں پیمبرؐ آگئے

دیر تک دونوں طرف سے معرکہ ہوتا رہا
موت کے گھر میں دھماکہ زور کا ہوتا رہا

ایک حد تک ٹھہرتی ہے آہنی دیوار بھی
سُست پڑ جاتی ہے آخر وقت کی رفتار بھی

آپؓ قرباں ہو گئے خیرالبشرؐ کے نام پر
اک ستارہ جل بجھا اُجلی سحر کے نام پر

سیّدنا سعد بن ربیع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُس کی جان اور مال تھا دینِ خدا کے واسطے
سانس وہ لیتا فقط شمعِ حرا کے واسطے

سات مقتولوں کے جُھرمٹ میں پڑا تھا باوقار
غازیوں کی شان و شوکت اور عظمت کا منار

جاں لبوں پر تھی مگر نظریں مدینے کی طرف
دیکھتا تھا شوق سے نوری سفینے کی طرف

نام لیتے لیتے مولاؐ کا نظر پتھرا گئی
یاد کرتے کرتے اُس کی جاں لبوں پر آ گئی

اِک صحابیؓ سے کہا مرتی ہوئی آواز سے
اپنے ساتھی اپنے ہمدم اپنے ہی ہمراز سے

میرے آقا تک مرا پیغام پہنچا دیجئے
میں نہیں تو آپؓ میرا نام پہنچا دیجئے

ہاں مرے ساتھی صحابہؓ سے بھی یہ کہنا ضرور
ان میں ہیں موجود جب تک رحمتِ ربِ غفور

کوئی کافر بھی نہ اُن کی گرد پا تک آ سکے
کوئی بھی شیطاں نہ اپنے مصطفیٰ ﷺ تک آ سکے

رحمتِ کونین پر قربان ہوتے جائیے
باری باری زینتِ میدان ہوتے جائیے

سیّدنا حنظلہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہزاروں شادیاں قربان اُس کی ایک شادی پر
کیا قربان جس نے اپنا سب کچھ اپنے ہادی پر

ابھی جی بھر کے بیٹھا بھی نہ تھا دلہن کی محفل میں
ابھی کیا کیا اُمنگیں موجزن تھیں نوجواں دل میں

ابھی غسلِ جنابت کے لیے کپڑے اتارے تھے
خیالوں میں ابھی گزری ہوئی شب کے نظارے تھے

ابھی اپنے بدن پر اُس نے پانی بھی نہ ڈالا تھا
ابھی وہ غسل سے پہلے وضو ہی کرنے والا تھا

اسی اثنا کسی کونے سے آوازِ بلالؓ آئی
گرجتی گونجتی بپھری ہوئی وہ پُر جلال آئی

لرز اُٹھا مدینہ اور دیواریں پُکار اُٹھیں
اٹھے نیزے ہوا میں اور تلواریں پُکار اُٹھیں

کہا دِل میں کہ شمشیروں کے سائے میں نہاؤں گا
میں اپنے خون کی لہروں میں خود ہی تیر جاؤں گا

نبیؐ کی جان خطرے میں ہے اب تو سوچتا کیا ہے
خدا جانے کہ میدانِ شہادت میں ہوا کیا ہے

کہا لبیک اے مولائے کُل مولائے دیں، پہنچا
جہاں مجھ کو پُکارا ہے وہیں آیا وہیں پہنچا

نئے شادی شدہ جوڑے کی چاہت کا وقار آیا
مدینے کو بچانے اب مدینے کا سوار آیا

کہا دلہن! مرا تجھ سے جدا ہونے کا وقت آیا
مرے پیارے نبیؐ پر اَب فدا ہونے کا وقت آیا

خدا حافظ کہ ہم بارِ دگر شاید نہ مِل پائیں
مرے پورے بدن کی دھجیاں شاید بکھر جائیں

بڑے ہی صبر سے گویا ہوئی شرم و حیا والی
تیرا سچا نبی حامی، ترا سچا خدا والی☆

تجھے میں کس طرح ڈھونڈوں گی انجانے شہیدوں میں
سرِ محشر ہزاروں اور لاکھوں خوش نصیبوں میں

گریباں پھاڑ کر بولا مرا کرتہ یہی ہوگا
دریدہ جس کا دامن ہو ترا دُلہا وہی ہوگا

بڑی تیزی سے بھاگا آگ کے میدان کی جانب
لیے تلوار سیدھا صاحبِ قرآن کی جانب

☆نبی کی برکت سے خدا کی پناہ حاصل ہو۔

صفیں دشمن کے لشکر کی اُلٹ دیتا جدھر جاتا
گزرتا جس طرف سے اُن کا شیرازہ بکھر جاتا

ہزاروں طے کیے مشکل مرحلے اُس نے
لگایا لڑتے لڑتے موت کو آخر گلے اُس نے

فرشتے غسل☆ دیتے اور خوشبوئیں لگاتے تھے
نبیؐ کے یار کا سہرا وہ پڑھتے ، گاتے جاتے تھے

بہت دیکھے مگر ہم نے شہید ایسا نہیں دیکھا
بہادر اور غازی حنظلہؓ جیسا نہیں دیکھا

☆ چونکہ غسلِ جنابت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے فرشتوں نے اس کو غسل دیا۔ان کو اس لیے غسیلِ ملائک کہا جاتا ہے۔

سیّدنا حسّان بن ثابت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرشتوں نے ہزاروں بار آ کر تیرے لب چُومے
تجھے نورانی جھولوں میں بٹھا کر تیرے لب چُومے

زباں کھولی ہے جب بھی نعت کہنے کے لیے تو نے
نگاہِ مصطفیٰ ﷺ نے مسکرا کر تیرے لب چُومے

پڑھا ہے جب کبھی تیرا قصیدہ میں نے خلوت میں
وفورِ شوق نے آنسو بہا کر تیرے لب چُومے

تری ہے شاعری اِک معجزہ شانِ رسالت کا
غلامانِ حرم نے گنگنا کر تیرے لب چُومے

گلوں کی باس ہے اشعار میں لپٹی ہوئی گویا
ستاروں نے تیرے اشعار گا کر تیرے لب چُومے

بہت ممکن ہے جب یکجا ہوں میدانِ قیامت میں
زمیں سے عرش بھی تجھ کو اٹھا کر تیرے لب چُومے

ملی ہے شاعرِ دربارِ مدنیؐ کی سند تجھ کو
خدائے دوجہاں کا عفو آ کر تیرے لب چُومے

سیّدنا ولید بن عقبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جن کے دل میں کفر ہے الزام دیتے ہیں تجھے
تہمتیں گھڑتے ہیں ، سو سو نام دیتے ہیں تجھے

بُھول جاتے ہیں کہ تو کتنا بڑا انسان ہے
تیرے قلب و ذہن میں قرآن ہی قرآن ہے

فخرِ موجوداتؐ کو تجھ پر تھا کتنا اعتماد
بارہا بھیجا محاذوں پر تجھے بہرِ جہاد

شہرِ کوفہ میں ترا اِک اِک نشاں موجود ہے
تو نہیں لیکن تیری خوشبو وہاں موجود ہے

نکہتِ گل سے ترا رشتہ کبھی ٹوٹا نہیں
نُور کا دامن ترے ہاتھوں کبھی چھوٹا نہیں

کتنے جھوٹے تیری سیرت پر اُڑاتے ہیں غبار
باوجود اِس کے ہیں قائم تیری عظمت کے منار

تیری سچائی کے شاہد مشرقین و مغربین
تیرے ہمدرد اور ساتھی دوجہانوں میں حسینؓ

سیّدنا سعید بن العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبیؐ سے ملتا جلتا تھا تری گفتار کا لہجہ
ترے ہونٹوں پہ رہتا تھا سدا سرکارؐ کا لہجہ

تر و تازہ گلابوں کی طرح دِل صاف رکھتا تھا
تو الہامی کتابوں کی طرح دِل صاف رکھتا تھا

فتوحاتِ زمین کا دائرہ پھیلا دیا تو نے
کئی باغی شہنشاہوں کا سر نیچا کیا تو نے

تیرے کردار میں پوشیدہ تھی اخلاص کی خوشبو
ترے دل میں چھپی رہتی تھی حرفِ خاص کی خوشبو

سخی بھی اعلیٰ درجے کا بہادر بھی بلا کا تھا
ترے چاروں طرف ہالہ رسالت کی دُعا کا تھا

ترا تو جرم تھا اتنا کہ سچ کو سچ کہا تو نے
کسی کے سامنے دیں کو نہ شرمندہ کیا تو نے

رسولِ پاکؐ کے داماد☆ کا دامن نہیں چھوڑا
مصیبت میں بھی اُن سے خون کا رشتہ نہیں توڑا

ترے دشمن تری خاطر کئی پہلو بدلتے ہیں
کبھی آیات کا مطلب کبھی خوشبو بدلتے ہیں

ہر اِک حرفِ غلط کو تیری جانب موڑ دیتے ہیں
خدا کے دین کا ہاتھوں سے دامن چھوڑ دیتے ہیں

انہیں کچھ بھی نہیں ہوتا خدا جن کا محافظ ہو
حقیقت ہیں ، حقیقت آشنا جن کا محافظ ہو

☆ شہیدِ مدینہ سیّدنا عثمانؓ

سیّدنا عکرمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُس کا پرچم دشمنوں کی صف میں لہرایا بہت
اُس نے سچ کی فوج کو نقصان پہنچایا بہت

جب ہوا سینے میں روشن حق پرستی کا چراغ
اپنے ماضی پر وہ رویا اور شرمایا بہت

روشنی لے کر چلا دنیا کی سب اطراف میں
تیرگی کا جس نے پھیلایا تھا خود سایا بہت

اس طرح بدلا نبیؐ کے پیار نے اُس کا مزاج
ظلم ڈھانے والے نے پھر رحم بھی کھایا بہت

دشمنوں کا سر کچلنے کے لیے چاروں طرف
دشمنوں کی سر زمیں پر گھوڑا دوڑایا بہت

کس قدر تھا بخت اعلیٰ اس بھلے انسان کا
دیر سے آیا وہ لیکن مرتبہ پایا بہت

اس کی انجم پیش قدمی روکنے کے واسطے
اس کے آگے موت نے دامن کو پھیلایا بہت

سیّدنا ابوسفیان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درِ خیرالبشرؐ پر وہ بشرؓ تاخیر سے آیا
بہاروں سے گلے ملنے شجر تاخیر سے آیا

بہت سے مرحلے طے ہو چکے تھے اُس کے آنے تک
ہتھیلی پر لئے اپنا وہ سر تاخیر سے آیا

ضرورت تھی بہت اُس کی ہر اِک میدان میں لیکن
وہ غازی وہ مجاہد وہ نڈر تاخیر سے آیا

بچھے تھے راستے اُس کے لیے کتنے محبت کے
سوار آیا بصد اخلاص پر تاخیر سے آیا

کسی سے پیچھے رہنے والا وہ ہرگز نہ تھا لیکن
اُسے رستہ صداقت کا نظر تاخیر سے آیا

کہا بیٹوں سے مجھ کو سب سے پہلے وار کرنا ہے
اِسے قربان ہونے دو یہ سر تاخیر سے آیا

ملی بزمِ نبیؐ کی باریابی دیر سے اُس کو
صحابہؓ کا وہ ساتھی ، ہمسفر تاخیر سے آیا

بچا رکھی تھی اُس نے آنکھ اِک اسلام کی خاطر
اسے قربان کرنے وہ مگر تاخیر سے آیا

بنے دارالاماں اُس کی گلی اُس کا مکان انجم
پناہیں بانٹنے والا وہ گھر تاخیر سے آیا

سیّدنا عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تجھ کو مولاؐ سے دو عالم کی رفاقت مل گئی
گھپ اندھیرے میں تجھے شمعِ صداقت مل گئی

دُھل گئیں عہدِ جہالت کی خطائیں دُھل گئیں
جنت الفردوس کی سب سیدھی راہیں کُھل گئیں

جن کے دل خالی ہیں یکسر عظمتِ قرآن سے
دشمنی ہے جن کو بے جا حضرتِ عثمانؓ سے

جن کو لینا ہے پرستارِ نبیؐ سے انتقام
جن کے دل جن کی زبانیں ہیں سراسر بے لگام

جن کے دل قرآن کی نورانیت سے دُور ہیں
اُن کو تیرے دعویٰ ہائے عشق نامنظور ہیں

جھوٹ پر مبنی ہے ان کی ساری باتوں کا مواد
کالی صبحوں کالی شاموں کالی راتوں کا مواد

سب ہی سچے لوگ آنکھوں پر بٹھاتے ہیں تجھے
صاف روشن پاک سینوں میں سجاتے ہیں تجھے

تیری خواہش تھی کہ آئے موت دورانِ نماز
لے کے جائے تاکہ اپنے ساتھ بخشش کا جواز

اپنی یہ خواہش بھی تو دنیا میں پوری کر گیا
اپنا دامن رحمتوں کی نکہتوں سے بھر گیا

سیّدنا عبداللہ بن عامر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمانہ ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے نقشِ پا اب تک
تیرے چاروں طرف پھیلی ہے خوشبوئے حرا اب تک

ابھی تک ہے تو منظورِ نظر فخرِ دوعالم کا
تری خاطر رسالت کے لبوں پر ہے دعا اب تک

جھکا لیتے ہیں گردن جب ترا وہ نام لیتے ہیں
ترے قدموں کی مٹی چومتے ہیں پارسا اب تک

تری حرمت کی شمع خیر گل ہونے نہیں دیتا
ترے دشمن کا رستہ روک لیتا ہے خدا اب تک

جہاں سے بھی کریدی ہے زمیں پانی ملا تجھ کو
نبوت کی دعا کا ہے یہ زندہ معجزہ اب تک

امام الانبیاء نے تجھ کو بخشا تھا لعاب اپنا
ترے حلق اور ہونٹوں پر ہے اس کا ذائقہ اب تک

نبوت کی لسانِ پاک نے بیٹا کہا تجھ کو
ترے دامن کی خوشبو لے کے آتی ہے ہوا اب تک

لررتے ہیں در و دیوار باطل کے ترے ڈر سے
جلالِ قیصر و کسریٰ ہے تیرے زیر پا اب تک

ابھی تک ہے بھروسہ تیری ہر اک بات پر اُس کو
دُعا گو ہے ترے حق میں شہیدِ☆ باحیا اب تک

☆ سیّدنا عثمانؓ غنی

بہت لوگوں نے سمجھا ہی نہیں تیرے تقدس کو
بہت لوگوں کی نظروں سے تو پوشیدہ رہا اب تک

چھپا سکتا نہیں تاریخ کا گرد و غبار اُس کو
چمکتا ہے ترے کردار کا مہتاب سا اب تک

سیّدنا عبیدل بن الحارث

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خوشبو کے وہ چراغ جلاتا چلا گیا
راہِ خدا میں جان لُٹاتا چلا گیا

تقسیم کر گیا وہ جہاں بھر میں روشنی
بنجر زمیں سے پھول اُگاتا چلا گیا

سُورج بھی ضبط کر نہ سکا اس کی موت پر
سورج کو اپنے پیچھے رُلاتا چلا گیا

اک نُور بن کے اُترا عرب کی زمین پر
دنیا سے وہ اندھیرے بھگاتا چلا گیا

کوئی بھی سر اُٹھا نہ سکا اس کے سامنے
اکڑے ہوئے سروں کو جھکاتا چلا گیا

وہ تیز آندھیوں کی ہوا پر سوار تھا
باطل کے سب چراغ بجھاتا چلا گیا

پیچھے ہٹا نہ موت کی وادی کو دیکھ کر
ڈنکا شجاعتوں کا بجاتا چلا گیا

بے تاب تھا وہ اپنی شہادت کے واسطے
راہِ نبیؐ میں پھول بچھاتا چلا گیا

جیتا رہا ہمیشہ پیمبر کے واسطے
وہ عہد اپنا آپ نبھاتا چلا گیا

انجم تھا وہ عظیم صحابی رسولؐ کا
لاکھوں کمال اپنے دکھاتا چلا گیا

سیّدنا عبداللہ بن عثمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

جگر گوشہ رقیّہ کا نواسہ تو نبیؐ کا ہے
ستارا تو ہدایت کا دریچہ روشنی کا ہے

وہی خوشبو تر و تازہ ترے پاکیزہ دامن میں
تقدس آشنا چہرہ تو عثمانؓ غنی کا ہے

صداقت کی تو مسجد ہے سخاوت کا تو ہے منبر
محبت کا تو دریا ہے منارا آگہی کا ہے

نبیؐ کی گود میں بیٹھا نبیؐ کی گود میں کھیلا
تو بھانجہ فاطمہؓ کا اور بھتیجا تو علیؓ کا ہے

جہاں جنت کی حوریں سونے والوں کو جگاتی ہیں
شعاعیں بانٹنے والا تو سُورج اس گلی کا ہے

ہوئے پیدا جو پھولوں کی طرح باغِ رسالت میں
تو خوشبو اس لہو کی ہے تو غنچہ اس کلی کا ہے

امِ کلثومؓ و زینبؓ فاطمہؓ ہیں تیری خالائیں
یہ سب ہیں تیری مائیں اور تو بیٹا اُنہی کا ہے

ملے گی جاکے انجم ایک دن جو حوضِ کوثر میں
وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہتی اس ندی کا ہے

سیّدنا مقداد

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تری تقریر اب تک یاد ہے سارے زمانے کو
کھڑا ہو کر کہا تیار ہوں میں سر کٹانے کو

کلیم اللہ کے ہم ساتھی نہیں کہ بھاگ جائیں گے
جہاں بھی حکم ہوگا ہم وہیں گردن کٹائیں گے

لڑیں گے دشمنوں کے ساتھ سارے تادمِ آخر
ہمیں ثابت قدم پائیں گے ہر میدان میں کافر

بتا دیں گے کہ ہم پروانے ہیں اپنے پیمبرؐ کے
ہمارے دل ہیں بے قابو یہاں شوقِ شہادت سے

صدا کی گونج سے ہم دل پہاڑوں کے ہلا دیں گے
نبیؐ کے سامنے طاقتوروں کے سر جھکا دیں گے

نبیؐ پر وار دیں گے ہم متاعِ زندگی اپنی
انہی کے واسطے ہے چہروں کی تابندگی اپنی

ارے مقدادؓ جیسا پھر کوئی انساں نہیں آیا
کوئی اس جیسا انجم صاحبِ ایماں نہیں آیا

سیّدنا دحیہ کلبی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیکھتا روح الامیں کو کاش تیرے رُوپ میں
تیری خاطر میں کھڑا رہتا وہاں پر دھوپ میں

تیرا چہرہ اور پلکیں بارہا میں دیکھتا
کاش یہ حسن و جوانی کی گھٹائیں دیکھتا

تیرے جیسا ہی لگا کرتا تھا جبریل امیں
چومتا تھا شوق سے چہرہ ترا عرشِ بریں

تیری خوشبو سے مہک اٹھتے زمین و آسماں
دلکشی وہ دلفریبی چاند تاروں میں کہاں

ڈھونڈتی ہے ساری دنیا اب تری آواز کو
یاد کرتا ہے زمانہ تیرے ہر انداز کو

جس نے دیکھا ہے وہی مدہوش ہو کر رہ گیا
کثرتِ حیرت سے وہ خاموش ہو کر رہ گیا

ہو صحابہؓ کے مداحِ☆ خاص کا تجھ پر سلام
ہے فرشتوں سے کہیں بڑھ کر ہی کلبیؓ کا مقام

☆ انجم نیازی

سیّدنا سعد بن معاذ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول اللہؐ نے فرمایا یہ اپنے جاں نثاروں سے
خدا کے خوف میں ڈوبے ہوئے روشن ستاروں سے

خدا کے نام پر قربان ہو جانے کا وقت آیا
لٹانا ہے خدا کے دین پر جانوں کا سرمایہ

خدا کے دشمنوں کو ہم نے یہ مل کر بتانا ہے
کہ شیروں کی طرح میدان میں لڑ کر دکھانا ہے

بتانا ہے کہ ہم سارے شجاعت کی چٹانیں ہیں
خدا کے واسطے اپنے بدن اور اپنی جانیں ہیں

خدا کے ہم سپاہی سارے دنیا سے نرالے ہیں
خدا کے سامنے ہر وقت سجدے کرنے والے ہیں

اسی دم سعدؓ کی آنکھوں میں اِک نشہ اُتر آیا
ادب سے عرض کی یہ میرے آقا نے جو فرمایا

نبیؐ کے حکم پر ہم آگ میں بھی کود جائیں گے
نبیؐ پر اپنی جاں قربان کرکے ہم دکھائیں گے

کلیم اللہ کے ہم ساتھی نہیں کہ بھاگ جائیں ہم
بہانے دشمنوں سے اب نہ لڑنے کے بنائیں ہم

سیّدنا عبداللہ بن حذافہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ شیروں سے بہادر شیر دل ابنِ خذافہ تھا
وہ جاں پر کھیلنے والا صحابیؓ تھا محمدؐ کا

کہ ظالم بادشاہ کے خوف سے بھی وہ نہ گھبرایا
فرشتوں جیسا ایماں اس کے سینے میں اُمڈ آیا

جلانا ہے مجھے تو خوف کیا مجھ کو جلا ڈالو
مجھے اپنے مظالم کا نشانہ تم بنا ڈالو

رہوں گا میں رسول اللہؐ کے دیں پر استقامت سے
یہاں ناکام کر جاؤں گا سارے ظلم کے حربے

نہ شہزادی نہ شہزادی کی دولت سے غرض مجھ کو
غرض ہے تو بس اتنی کہ امام الانبیاء خوش ہو

خدا کے سامنے میں سرخرو ہونے کو آیا ہوں
تمہارے واسطے اسلام کا پیغام لایا ہوں

نبیؐ کے جو صحابیؓ ہیں سزاؤں سے نہیں ڈرتے
کسی بھی غیر کے آگے کبھی سجدہ نہیں کرتے

اُبلتے تیل کے دیگوں میں انجم کود جاتے ہیں
وہ اپنی جرأتِ ایمان دنیا کو دکھاتے ہیں

سیّدنا ابی بن کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں تجھے قاری کہوں یا سید القرّاء کہوں
نام سے پہلے تجھے میں کیا کہوں اور کیا لکھوں

تری خوشبو سے نہ بچھڑوں تا قیامت میں کبھی
زندگی بھر تیری یادوں کے ہی سایہ میں رہوں

جو سنائی تھی مرے آقاؐ نے تجھ کو شوق سے
کاش میں تیرے لبوں میں وہ کبھی سورۃ سنوں

لیتی ہے انگڑائیاں دل میں یہ خواہش بار بار
کاش پاؤں چوم لے تیرے مرا جوشِ جنوں

تیرے میرے درمیاں ہے فاصلہ اِک سانس کا
تجھ سے ملنے کے لیے میں اور کوشش کیا کروں

بھاگتا رہتا ہوں میں اصحاب کی خاطر یہاں
بیٹھنے دیتا نہیں مجھ کو مرا سوزِ دروں

وہ تو میرے دل میں رہتا ہے جدا ہوتا نہیں
دور ہو مجھ سے تو انجم میں اسے آواز دوں

سیّدنا خبیب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبیؐ کے نام پر قربان کر ڈالا تھا سر اپنا
نبیؐ کے عشق میں جاری رکھا مشکل سفر اپنا

کہا کفار نے ایمان کی قیمت بتا دیجے
نبی کے دین اور ان کی محبت کو بھلا دیجے

پہاڑوں کے برابر ہو اگر سونا تو ٹھکرا دوں
نبیؐ کی حرمت دیں پر بدن اپنا میں کٹوا دوں

نہیں چاہا نہ چاہوں گا میں اپنی جان کے بدلے
کوئی کانٹا بھی چھو جائے نبی کے جسم اطہر سے

نبیؐ کے عشق سے جو لذتیں حاصل ہوئیں مجھ کو
نبی کی ذات سے جو قربتیں حاصل ہوئیں مجھ کو

مجھے محسوس ہوگی ان کی لذت روز محشر تک
نہ بھولی ہے نہ بھولے گی وہ جنت روز محشر تک

جلانا ہے تو جلدی سے ہی پھر مجھ کو جلا لو تم
جو سولی پر چڑھانا ہے تو پھر جلدی چڑھا لو تم

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سیّدنا انس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسالت سے تجھ کو جو نسبت ملی ہے
وہ جنت کی ہر ایک شے سے بڑی ہے

ترے کارناموں سے تاریخ ساری
خدا کی قسم وہ بھری ہی پڑی ہے

نبیؐ کا تو نعلین بردار ٹھہرا
نبیؐ کا تو اک خادم خاص بھی ہے

فرشتے جھکاتے ہیں سر تیرے آگے
نبیؐ سے تری آنکھ جب سے لڑی ہے

نہیں بھولی لوگوں کو تیری محبت
یہ دنیا ترے در پہ اب تک کھڑی ہے

نبیؐ نے کہا تجھ کو دو کان☆ والا
نبیؐ کی یہ کتنی بڑی دل لگی ہے

رہا کتنا گہرا تعلق نبیؐ سے
ترے سر پہ رحمت کی چادر تنی ہے

☆دو، کان والا: شگفتگی اور اظہار محبت کے طور پر

سیّدنا انس بن نضر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُحد سے مہک تجھ کو جنت کی آئی
شجاعت کی اِک انتہا کر دکھائی

کیا تو نے کتنا بڑا کارنامہ
مسلمانوں کے ٹوٹے دل کو ہی تھاما

اگر میرے آقا شہید ہو گئے ہیں
وہ جنت کی وادی میں گر کھو گئے ہیں

تو پھر زندہ کس کے لیے ہم رہیں گے
بسر زندگی کس لیے ہم کریں گے

اٹھو دوستو! اپنی جانیں لڑا دو
نبیؐ کے لیے اب سروں کو کٹا دو

اب اس کام کی پہل میں ہی کروں گا
کہ میں آخری سانس تک ہی لڑوں گا

رسالت سے میں نے یہ وعدہ کیا تھا
بڑا کارنامہ میں انجام دوں گا

یہ وعدہ نبھانے کا وقت آگیا ہے
کئی زخم کھانے کا وقت آگیا ہے

نہیں ہے کوئی شے شہادت سے بڑھ کر
خدا اور نبیؐ کی اطاعت سے بڑھ کر

نہ آنکھوں نہ کانوں کے کٹنے کا ڈر ہے
بدن کا نہ ٹکڑوں میں بٹنے کا ڈر ہے

ہٹا ہوں نہ پیچھے کبھی میں ہٹوں گا
شہادت گلے سے لگا کر رہوں گا

سیّدنا ابو قحافہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا نے دیا اس کو رتبہ یہ کیسا
ملا اس کو بیٹا بھی صدیقؓ جیسا

نبیؐ کلمہ اس کو پڑھانے خود آئے
نبیؐ اس کا ایماں بڑھانے خود آئے

مری امی جی عائشہؓ کا ہے دادا
سبھی دادوں سے اس کا رتبہ زیادہ

ارے اس کی ہیں چار نسلیں صحابیؓ
نبی نے بہت اس کی عزت بڑھا دی

وہ بوڑھا ہے سارے ہی بوڑھوں سے اعلیٰ
وہی جس نے صدیق اکبرؓ کو پالا

بھلا جس کی ہو عائشہؓ جیسی پوتی
وہ صدیقۂ دوسرا جیسی پوتی

جو پہلی ہی قرآن کی حافظہ ہے
لقب جس کا طیّب ہے اور طاہرہ ہے

فرشتوں سے جس کی ملاقات ہوتی
ارے جس پہ رحمت کی برسات ہوتی

سیّدنا عکاشہ بن محصن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہت خوبصورت صحابی نبیؐ کا
جو ختم نبوت پہ ہی مر مٹا تھا

ارے بدر میں جس کی تلوار ٹوٹی
مگر پھر بھی لڑنے کی عادت نہ چھوٹی

نبیؐ نے اسے ایک لکڑی عطا کی
جو تلوار کی دھار سے کم نہیں تھی

وہ ساری ہی جنگیں اُسی سے لڑا تھا
وہ غازی مجاہد ہی کتنا بڑا تھا

نبیؐ نے کہا یہ تو بخشا ہوا ہے
ترا نام فردوسیوں میں لکھا ہے

وہ اعلیٰ شہادت کا رتبہ ملا تھا
جسے ساری جنگوں میں وہ ڈھونڈتا تھا

سیّدنا ابوطلحہ انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عجب چال تو نے یہ گھر میں چلی تھی
بڑی خوبصورت یہ کاریگری کی

بچوں کو بھی کھانے سے پہلے سلایا
بہانے سے تم نے دیا خود بجھایا

یہ مہمان سمجھے کہ سب کھا رہے ہیں
جو پہلے نہ کھایا وہ اب کھا رہے ہیں

ترے شوقِ مہماں نوازی کو اس دم
تری اس حسیں چالبازی کو اس دم

فرشتے اور اُن کا خدا دیکھتا تھا
تجھے داد عرش بریں دے رہا تھا

خدا کے نبیؐ کو خدا نے بتایا
یہ قصہ خدا کے نبیؐ کو سنایا

ترے اس عمل پر خدا خوش ہوا تھا
ترا آقاؐ خیرالوریٰؐ خوش ہوا تھا

سیّدنا ابوالعاص دامادِ رسولؐ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُبھرتا چاند جس کو لوگ ابوالعاصؓ کہتے ہیں
نبیؐ جس شخص کو اپنا عزیزِ خاص کہتے ہیں

رسالت کی نظر میں جو بہت ہی محترم ٹھہرا
نبیؐ کے دل پہ تھا جس کی محبت کا اثر گہرا

نبوت کے لبوں پر جس کی تعریفیں رہا کرتیں
اُسی کے بارے میں ہر وقت ہی باتیں ہوا کرتیں

جو سر سے لے کے پاؤں تک شرافت ہی شرافت تھا
محبت ہی محبت تھا اطاعت ہی اطاعت تھا

نبیؐ کے دل کو خوشیوں سے ہمیشہ بھر دیا کرتا
وہ بڑھ چڑھ کے رسالت سے محبت ہی کیا کرتا

ہر اک مشکل میں وہ میرے نبیؐ کے کام آتا تھا
رسالت کے لبوں پر بھی اُسی کا نام آتا تھا

مصائب میں پیمبرؐ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا
کبھی اُس نے رسالت کی طرف سے منہ نہیں موڑا

نبیؐ نے بھی یہی سوچا خدا نے بھی یہی چاہا
رسالت کی طرف وہ دوڑ کر ایمان لے آیا

دعاؤں سے نبیؐ نے اس کی تقدیریں بدل ڈالیں☆
لکھی تھیں پہلے جتنی بھی وہ تحریریں بدل ڈالیں

~~~~~~~~~~~~~~~~

☆ تقدیر تو خدا نے بدلی، سبب نبی کی دعا بنی۔
~~~~~~~~~~~~~~~~

نواسۂ رسول

سیّدنا علی بن ابوالعاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

علیؓ وہ ہے کہ جس نے دوشِ رحمت پر سواری کی
خدا نے اس پہ خوش ہو کر سواری کتنی اعلیٰ دی

برستا تھا عجب اک نور سا معصوم چہرے پر
نبیؐ کے ساتھ جب داخل ہوا تھا وہ خدا کے گھر

درِ کعبہ کھلا ساری فصیلیں مسکرا اُٹھیں
نظر اس پر پڑی تو سب فصیلیں جگمگا اُٹھیں

جو پہلے تھا صنم خانہ حرم اُس کو بنا ڈالا
ہر اک بت کو اٹھا کر اپنے ہاتھوں سے گرا ڈالا

خدا نے کم سنی میں اس کو یہ اعلیٰ سعادت دی
حرم کے ایک اک پتھر سے ہی اُس نے محبت کی

قیامت تک یہ رتبہ کوئی اعلیٰ پا نہیں سکتا
نبیؐ کے ساتھ اب کوئی وہاں پر جا نہیں سکتا

کوئی دوشِ نبیؐ پر اب سواری کر نہ پائے گا
کہ اب کعبے کے اندر اس طرح کوئی نہ آئے گا

یہ رتبہ جس کو ملنا تھا اُسی کو مِل گیا انجم
کوئی خوش ہو کہ ساری زندگی اس پر کرے ماتم

اُم مومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ترے سرتاج کے ہونٹوں کی ہر اِک بات اچھی ہے
خدا کے بعد سب ذاتوں سے اُس کی ذات اچھی ہے

ترے جیسی کہاں ہوگی کسی دُلہن کی خوشدامن
تِری ڈولی ، ترا دلہا ، تری بارات اچھی ہے

کسے ملتی ہے منگنی کی سعادت آسمانوں پر
تجھے بخشی گئی جو نُور کی سوغات اچھی ہے

ہر اِک لمحہ مقدس ہے تری عمرِ مقدس کا
تیرا ہر ایک دِن روشن تری ہر رات اچھی ہے

درِ پُرنُور کے آگے جھکایا تُو نے سَر اپنا
جہاں بھر کی جہانگیری سے تیری مات اچھی ہے

جنابِ آمنہؓ کے بعد ہر معیار سے انجم
زمانے بھر کی ماؤں سے اُمِ سادات اچھی ہے

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تیرے گھر کو مل گیا ہے سائباں اِک نور کا
تیرے گھر میں آ کے ٹھہرا کارواں اِک نور کا

تیری عظمت کی گواہی دی خدا کی ذات نے
بھیج کر تیری طرف سیلِ رواں اِک نُور کا

تیرا گھر کتنا مقدس ہے کہ جس کے سامنے
روز و شب رہتا ہے چوکس پاسباں اِک نور کا

تیرے قدموں میں ہے رہنے کے لیے روشن زمیں
تجھ پہ سایہ کر رہا ہے آسماں اِک نور کا

تیرے اِک اِک حرف میں تفسیر ہے قرآن کی
تیرے اِک اِک حرف میں پنہاں جہاں اِک نُور کا

ڈھونڈھنے آتا ہے سورج روز قدموں کے نشاں
یاد کرتا ہے بہت تجھ کو مکاں اِک نُور کا

اُم المومنین سیّدہ اُم سلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پہاڑوں کی طرح مضبوط و پاکیزہ اَنا اُس کی
کھڑی ہے نور بن کر آسمانوں پر دعا اُس کی

وہ خیمے کی طرح سب کو چھپالے اپنے دامن میں
اگر تقسیم کی جائے زمانے میں حیا اُس کی

گواہی دے رہی ہیں پاک پتھریلی گزرگاہیں
فرشتوں سے مقدس تھی نگاہِ پارسا اُس کی

وہ اِس انداز سے داخل ہوئی نُوری گھرانے میں
نبوّت کی رضا بنتی گئی ہر اِک رضا اُس کی

اُٹھا لائی اکیلی جان پر ہجرت کی تکلیفیں
ستارے جُھوم کر گاتے ہیں رُو دادِ وفا اُس کی

کسے معلوم ہے کیا کچھ ملا اُس بخت والی کو
خدا اُس کا ، نبی اُس کا ، حرم اُس کا ، حرا اُس کی

ادب کا یہ تقاضا ہے کہ چُھو سکتے نہیں اُس کو
وگرنہ چُوم لیں بڑھ کر فرشتے بھی ردا اُس کی

اُم المومنین سیّدہ زینب بنت جحش

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رحمتوں کے گھر میں تھی اُس کی صدا سب سے الگ
صورت و سیرت میں تھی وہ پارسا سب سے الگ

چاند پر جب تھوکنا چاہا تھا کچھ اشرار نے
وہ حمایت میں ہوئی تھی لب کُشا سب سے الگ

امتیازی شان رکھتی تھی وہ سب اوصاف میں
وہ غنی تھی اور تھی اُس کی غنا سب سے الگ

یوں تو سب دنیا جھکا کرتی ہے رب کے سامنے
اُس کے سجدے اور تھے اُس کی دُعا سب سے الگ

سیم و زر تقسیم کرتی تھی کھجوروں کی طرح
اُس کی بخشش اور تھی اُس کی عطا سب سے الگ

اُس کی ہر اک بات میں تھی شہد سے بڑھ کر مٹھاس
اُس کے ہر اک لفظ کا تھا ذائقہ سب سے الگ

یوں تو سب کرنیں تھیں مہتاب رسالتؐ کی مگر
اُس کو مُژدہ وصل کا انجم ملا سب سے الگ

~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~

اُم المومنین سیّدہ حفصہ بنت عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زمیں پر آسماں سے اُس کی خدمت میں سلام آتے
اُسے خوش خبریاں دینے فرشتوں کے امام آتے

گزر جاتی تھیں بن کھائے پیئے افطاریاں اُس کی
کئی ایسے کٹھن لمحے کئی ایسے مقام آتے

وہ اتنی پاک دامن تھی کہ اُس کے پاک حجرے میں
اُسے تعظیم کرنے کو فرشتے صبح و شام آتے

سمٹ آتا نگاہوں میں تقدس اُس کے باطن کا
محبت بانٹنے باہر سے جب خیرالانام آتے

بہت ہی متقیہ زاہدہ ہے آپؐ کی حفصہؓ
رسولؐ ہاشمی کو آسمانوں سے پیام آتے

کبھی ہاری نہ تھی باطل سے اُم المومنین انجم
عمرؓ کے سارے جذبے اُس کی ہر مشکل میں کام آتے

اُم المومنین سیّدہ میمونہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آج تک ہے اُس کی لفظوں کی ضیا پھیلی ہوئی
اُس کے ہونٹوں کی متاعِ بے بہا پھیلی ہوئی

وہ معلم وہ مدّبر وہ محدث وہ کریم
اُس کے سر پر ہے نبوت کی ردا پھیلی ہوئی

جس طرح ڈھانپے ہوئے ہو پورے کعبہ کو غلاف
اُس کے ہر جانب ہے خوشبوئے حرا پھیلی ہوئی

باعثِ برکت ہے اُمت کے لیے اُس کا وجود
ہر جگہ ہے اُس کی خوشبوئے دُعا پھیلی ہوئی

اب تک اُس کو سامنا ہے لشکر بے دین کا
اب تک اُس کے چار سُو ہے کربلا پھیلی ہوئی

وہ جہاں آرام فرما ہے وہاں پر آج تک
رحمتِ باری کی انجم ہے گھٹا پھیلی ہوئی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اُم المومنین سیّدہ صفیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خدا نے حلم کی دیکر متاعِ بے بہا اُس کو
نبوت کی رفاقت کے لیے پیدا کیا اُس کو

چمک اُٹھی تھی آنکھوں میں چمک نُور صداقت کی
زبانِ پاک سے جب آپؐ نے سچا کہا اُس کو

رسالتؐ نے بٹھایا ساتھ خود اپنی سواری پر
سفر میں پردہ کرنے کے لیے بخشی ردا اُس کو

کہا مل جائیں ساری مجھ کو پیغمبر کی تکلیفیں
خدا نے کس قدر بخشا خلوص و حوصلہ اُس کو

کیئے ہیں بارہا صاف اُس کے آنسو دستِ رحمت نے
ملی تھی پاک ہونٹوں سے تسلی بارہا اُس کو

تعلق خاص تھا اُس کا رسولوں کے قبیلے سے
پیمبرؐ کے حرم ہونے کا درجہ بھی ملا اُس کو

اُم المومنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ستارے تری گردِ پا مانگتے ہیں
گنہگار جیسے دعا مانگتے ہیں

نہیں معترف جو تری عظمتوں کے
وہ ظالم قبیلے سزا مانگتے ہیں

تو اُس گھر کی غیرت ہے جس گھر سے آ کر
فرشتوں کے آقا حیا مانگتے ہیں

تو صبح منور ہے روزانہ تجھ سے
ضیاؤں کے دریا ضیاء مانگتے ہیں

کٹھن راستوں سے گزرنے کی خاطر
غریبوں کے دل حوصلہ مانگتے ہیں

کبھی لوٹ آ اس جہاں میں کہ تجھ سے
یتیموں کے سر پھر ردا مانگتے ہیں

اُم المومنین سیّدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

چہرہ تھکا تھکا تھا سفر کی تھکان سے
نکلا مگر نہ حرفِ شکایت زبان سے

دو ہجرتوں نے اُس کی بڑھائی فضیلتیں
لوٹی وہ کامیاب کڑے امتحان سے

چھونے دیا نہ باپ کو بستر رسولؐ کا
وہ آشنا تھی کتنی رسالتؐ کی شان سے

حبشہ سے اُڑ کے پہنچی دیارِ رسولؐ میں
جیسے عقاب آئے پلٹ کر اڑان سے

دامن کو چُوم چُوم نہ لیں کیوں صداقتیں
نکلے سواری جس کی نبیؐ کے مکان سے

کس کی محبتیں ہیں گلابوں سے نرم تر
کس کا ہے سخت عزم و ارادہ چٹان سے

گزرا ہے کون اتنے مصائب سے اس طرح
اُتری ہے کس کے سر پہ ردا آسمان سے

اُم المومنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مذاق ایسا کہ خود شانِ رسالتؐ مسکرا پڑتی
وہ یوں لب کھولتی بزمِ صداقت مسکرا پڑتی

عبادت میں ہمیشہ ڈوب جاتی تھی وہ راتوں کو
وہ جب سجدے میں جاتی تھی عبادت مسکرا پڑتی

تلاوت کے لیے جب کھولتی تھی رحل پر اُس کو
کتابِ نُور کی ساری عبارت مسکرا پڑتی

بکھر جاتا تقدس بن کے غصہ اُس کے چہرے پر
وہ جب لڑتی رسولوں کی امامت مسکرا پڑتی

کسی سائل کو لوٹایا نہیں خالی کبھی اُس نے
سخاوت اِس طرح کرتی سخاوت مسکرا پڑتی

چمکتا تھا سدا نُورِ شرافت اُس کی آنکھوں میں
وہ جب بھی سامنے آتی شرافت مسکرا پڑتی

خدا نے اُس کو بخشی تھی وہ لفظوں کی مٹھاس انجم
وہ جب بھی گفتگو کرتی حلاوت مسکرا پڑتی

اُم المومنین سیّدہ جویریہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

وہ موجِ آب کی صورت ہی بل کھاتی ہوئی آئی
نبی کی خدمت اقدس میں شرماتی ہوئی آئی

زبانِ پاک سے دعوت ملی جب ساتھ چلنے کی
وہ اپنی قسمتوں پر ناز فرماتی ہوئی آئی

درِ اقدس نہ چھوڑوں گی کہا خود باپ سے اُس نے
بس اِک رشتے پہ سب رشتوں کو ٹھکراتی ہوئی آئی

نظر آئی اُسے جب وادیٔ فردوس دُنیا میں
نگاہ و دل کے سب پردے وہ سرکاتی ہوئی آئی

نبیؐ کی چاہتیں سب چاہتوں پر آگئیں غالب
نئی دُنیا میں نغمے بھی نئے گاتی ہوئی آئی

جِلا پیدا ہوئی کتنے ہی زنگ آلود سینوں میں
وہ دُھند لائے ہوئے سینوں کو چمکاتی ہوئی آئی

ملا اُس کے قبیلے کو وقار اُس کے وسیلے سے
جب آئی رحمتوں کے پھول برساتی ہوئی آئی

اُم المومنین سیّدہ ماریہ قبطیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کس کے لب کس کی نظر کس کی جبیں تیری طرح
کس کو تھا شانِ رسالت پر یقیں تیری طرح

کس کے گھر تک آپ آ پہنچی تھی مہکاروں کی لہر
منتظر کس کی تھی فردوسِ بریں تیری طرح

اپنی آنکھوں پر مَلا کرتی ہے دُنیا جس کی خاک
کس کے پاؤں چومتی وہ سر زمیں تیری طرح

اپنے ہر قول و عمل پر سید الکونینؐ سے
کس نے پائی دولتِ صد آفریں تیری طرح

عمر بھر کس نے سر و سامان کی خواہش نہ کی
کون ہے یوں بے سر و ساماں کہیں تیری طرح

کس نے رکھا ہے رفاقت میں رفاقت کا بھرم
کون ہے بزمِ رسالت کا امیں تیری طرح

کس نے آنکھوں سے لگایا تھا رسالت کا لباس
نکہتیں کس نے خوشی سے چُوم لیں تیری طرح

\---------------

بنتِ رسولؐ سیّدہ زینب

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لوح و قلم کی وارث شرم و حیاء کی خوشبو
لختِ جگر نبیؐ کی ثور و حرا کی خوشبو

کتنی ہی مشکلوں سے گزری مگر نہ ہاری
حلم و رضا کی پیکر حلم و رضا کی خوشبو

رختِ سفر ہے اُس کا دوچار سادہ کپڑے
گردِ سفر میں لپٹی ارض و سما کی خوشبو

وہ منفرد ہے سب سے وہ مختلف ہے سب سے
صلِّ علیٰ کی حرمت صلِّ علیٰ کی خوشبو

اُس کے لبوں کی جنبش اُس کے لبوں کی تابش
جیسے دُعا کی ٹھنڈک جیسے دُعا کی خوشبو

جو کچھ ملا خدا سے تقسیم کرکے سوئی
پیغمبروں کی اُس میں جُود و عطا کی خوشبو

~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~

بنتِ رسولؐ سیّدہ اُم کلثوم

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

درِ نبیؐ پر لکھا ہوا ہے
تُو نیک سیرت ہے باحیا ہے

مَیں تیری سیرت کو پڑھ کے سمجھا
پیمبرانہ مزاج کیا ہے

تُو قُدسیوں کی طرح ہے زاہد
تُو اُن سے بڑھ کر ہی پارسا ہے

ترے تقدس کا پاک سورج
نہ ٹوٹتا ہے نہ ڈوبتا ہے

نبیؐ کی بیٹی غنیؓ کی زوجہ
مقدسہ در مقدسہ ہے

ہمیشہ تجھ پر درود بھیجیں
یہ حکم سب کو دیا گیا ہے

بنتِ رسولؐ سیّدہ رقیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تری گلیوں سے موسم با اَدب ہو کر گزرتے ہیں
ترے قدموں کی مٹی سے نئے سورج اُبھرتے ہیں

ترا گھر مسجدوں سے بھی کہیں بڑھ کر مقدس ہے
ترے گھر میں فرشتے بھی وضو کرکے اُترتے ہیں

در و دیوار کے لیتی ہیں بوسے تازہ خوشبوئیں
ترے صدقے اندھیروں میں اُجالے رنگ بھرتے ہیں

ترا میں نام لکھوں تو چمک اُٹھتی ہیں تحریریں
تری تعریف سے الفاظ کے چہرے نکھرتے ہیں

تری پاکیزہ ہجرت پر رسالتؐ ناز کرتی ہے
ترے آگے ملائک بھی جُھکا کر سر گزرتے ہیں

ترے خدام افضل ہیں شہنشاہوں سے رُتبے میں
نہ وہ لالچ میں آتے ہیں نہ وہ دُنیا سے ڈرتے ہیں

ترے سَرتاج نے پائی ہے ذوالنورینؓ کی مسند
اُسے قرآن کے الفاظ اب تک یاد کرتے ہیں

تُو مرکز ہے ستاروں کی ضیاؤں کا شعاعوں کا
ترے چاروں طرف رحمت کے گلدستے اُترتے ہیں

بنتِ رسولؐ سیّدہ فاطمہ الزہریٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

چہرہ گلاب اُس پہ ڈھلکتی ردا کا نُور
پردہ نشیں ہو جیسے حرا میں حرا کا نُور

پلکیں جھکی جھکی سی تقدس کے بوجھ سے
ہونٹوں کو چُھو کے اُترے ادب سے دُعا کا نُور

گھر پر ادھر تنی ہے جہانوں کی روشنی
خود معتکف اِدھر ہے حیا میں حیا کا نُور

ہر قول میں رسول مکرم کی ہے مٹھاس
ہر چال ہر ادا میں رسولؐ خدا کا نُور

تیری رگوں میں سیدِ کونینؐ کا لہو
تیری نظر میں وادیٔ حمد و ثنا کا نُور

لائے کوئی کہاں سے تری گفتگو کا حُسن
کس کے زبان و لب کو ملا ہے صدا کا نُور

تُو نے قدم قدم پہ لٹائی ہیں بخششیں
تیری ہتھیلیوں پہ لکھا ہے عطا کا نُور

انجم زمیں پہ ایسا کھلی آنکھ سے کبھی
دیکھا نہیں کسی نے کسی پارسا کا نُور

نواسیٔ رسولؐ سیّدہ امامہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تُو نبی کی گود میں آرام فرماتی رہی
اُن کے دِل کو توتلی باتوں سے بہلاتی رہی

دِن میں کتنی بار تیرے پاس وہ آتے رہے
دن میں کتنی بار اُن کے پاس تو جاتی رہی

ایک عرصہ تک رہی دوشِ رسالتؐ پر سوار
ایک عرصہ تک تُو اپنی بات منواتی رہی

لاڈ پن میں کتنی آزادی سے اُن کے ہاتھ سے
چھین کر کھانے کی ہر اک چیز تو کھاتی رہی

آنکھ بھی کھلتی رہی تیری نبیؐ کی گود میں
اور تجھ کو نیند بھی اُس گود میں آتی رہی

تیری آنکھوں میں دیئے اُس نُور کے جلتے رہے
تیری پیشانی سے خوشبوئے نبی آتی رہی

سیّدہ زینب بنتِ سیّدنا علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بڑے ماں باپ کے پاکیزہ ناموں کا بھرم رکھا
دیا لوگوں کو سب کچھ اور اپنے پاس کم رکھا

کمی محسوس بھی ہونے نہ دی بھائی کو بھائی کی
نہ اُس کا حوصلہ توڑا نہ خود پیچھے قدم رکھا

زباں کھولی نہ سر پیٹا شہادت پر مگر اُس نے
سمندر کی طرح لبریز دِل میں اُس کا غم رکھا

محبت بانٹتی تھی وہ برابر سارے کنُبے میں
بھتیجوں اور بیٹوں میں ہمیشہ فرق کم رکھا

کئی بے رحم منظر دیکھ کر بھی وہ نہ گھبرائی
ہزاروں سختیاں جھیلیں مگر اُونچا علم رکھا

جُھکی ہے احتراماً ہر نظر اُس کے لیے انجم
خدا کے سامنے جس نے سرِ تسلیم خم رکھا

سیّدہ صفیہ بنت عبدالمطلب

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بہادر باپ کی بیٹی بہن بے باک بھائی کی
بڑھاپے میں جوانوں کی طرح تُو نے لڑائی کی

جہاں کتنے شجاعوں کے قدم آگے نہ بڑھتے تھے
وہاں کس حوصلے سے تُو نے دشمن پر چڑھائی کی

ابھی تک نام سن کر سب یہودی کانپ اُٹھتے ہیں
کہ تُو نے ایک بدباطن کی بڑھ چڑھ کر پٹائی کی

انوکھی شان سے تُو نے بسر کی زندگی اپنی
نہ تکیے کی تمنا تھی نہ خواہش تھی چٹائی کی

ترے بھائی نے ہر میدان میں اُن کا بھرم توڑا
جنہوں نے ایک عرصہ تک عرب بھر پر خدائی کی

ہمیشہ عورتوں کو تُو نے بڑھ کر حوصلہ بخشا
ہمیشہ عورتوں کی تُو نے بڑھ کر رہنمائی کی

چٹانین بھی پگھل جاتیں اگر تیری جگہ ہوتیں
سُنی تُو نے خبر کس حوصلے سے اپنے بھائی کی

فلک تیری شجاعت کی شہادت پیش کرتا ہے
گواہی دے رہی ہے یہ زمیں تیری بڑائی کی

سیّدہ اَسماء بنتِ ابی بکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جگر گوشے کو جنت کی طرح رُخصت کیا کیسے
شہادت پر جھپٹ پڑتے ہیں غازی یہ کہا کیسے

زرہ بکتر پہن کر جب وہ آیا تھا دمِ آخر
سبق پیغمبروں جیسا اُسے تُو نے دیا کیسے

تری پلکیں نہیں بھیگیں ترا دل بھی نہیں دھڑکا
اکیلی جان پر یہ حادثہ تُو نے سہا کیسے

کیا دولخت کس کے واسطے تُو نے نطاق اپنا
شبِ ہجرت چلا تھا مختصر سا قافلہ کیسے

رہا کرتی تھی حاضر کس طرح تو اُن کی محفل میں
تری تعریف کرتے تھے امام الانبیاؐ کیسے

صداقت سے ہوا تھا کس طرح باطن ترا روشن
ہوئی تھی اوّل اوّل تو نبوت آشنا کیسے

مسلماں خوش ہوئے کتنے ترے بیٹے کی آمد پر
خود اپنی گود میں اُس کو محمد ﷺ نے لیا کیسے

سیّدہ فاطمہ بنت خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کتنا پاکیزہ ہے اسم فاطمہ عفت مآب
کتنی سختی سے دیا بھائی کو سختی کا جواب

ہونٹ بھی کانپے نہ تھے اور دِل بھی گھبرایا نہ تھا
کس قدر وہ مطمئن تھی چُوم کر اُم الکتاب

مار کھا کر بھی وہ چمٹی رہی اسلام سے
کھل اُٹھے ضربوں سے اُس کے جسم پر تازہ گلاب

وہ بہادر تھا تو آخر یہ بھی اُس سے کم نہ تھی
ہارنے والا نہ تھا ، ہارا مگر ابنِ خطاب

اُس کے دم سے پھر گیا تھا رُخ کڑے حالات کا
اُس کو پہنچے گا ہمیشہ سب اذانوں کا ثواب

پہلی صف میں وہ کھڑی ہے غازیہ اسلام کی
جس پہ ٹوٹا تھا اکیلا اُس کے بھائی کا عتاب

چل پڑا مجبور ہو کر اُس طرف جس کے لیے
منتظر تھا خانہ ارقمؓ میں رحمت کا سحاب

~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~

شہیداوّل حضرت سیّدہ سمیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سرخمیدہ آج تک فرعونیت کے کاخ و کُو
جبر کی سرکار تیرے سامنے بے آبرو

ظلم کے بازار سے گزری بصد شان و جلال
توڑ ڈالے تُو نے سارے ظلم کے جام و سبو

سرفروشی کی روایت میں ترا پہلا مقام
تیرا ہر چھینٹا لہو کا بااَدب اور باوضو

ہر طرف پھیلی ہوئی خوشبو ترے انفاس کی
تیرا چرچا چار جانب تیری شہرت چارسُو

جان دینے کی مقدس ابتدا تجھ سے ہوئی
کتنا بابرکت ہے تیرا جسم اور تیرا لہو

گونجتی ہے آج تک تیری شہادت کی خبر
دم بخود ہیں شہرِ مکہ کے ابھی تک کاخ و کُو

تو شہیدوں کی ہے قائد تو شہیدوں کی امام
غازیوں کی پہلی صف میں تیرا بیٹا اور تُو

تُو نے روکا ظلم کا ہر وار اپنی جان پر
تو ہوئی ہر امتحاں میں کامیاب و سُرخرو

آگ برساتے ہوئے صحرا نے بھی کھائی شکست
آزمائش میں نہ ہارا تیرا بیٹا اور نہ تُو

آنے والی ساری نسلوں کے لیے تیرا وجود
حوصلوں کا ایک دریا جرأتوں کی آب جُو

سیّدہ اُم عمارہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جس طرف اُٹھتی تھیں نظریں جنگ کے گھمسان میں
تو نظر آتی اُحد کے چار سُو میدان میں

تیری جرأت کی گواہی دی رسول پاکؐ نے
تجھ سے بڑھ کر کس کی ہوگی پختگی ایمان میں

موت بھی تجھ کو نہ دے سکتی لڑائی میں شکست
کتنی جانیں تھیں خدا جانے تری اِک جان میں

پاک سیرت پاک صورت پاک دل اور پاکباز
اِک فرشتہ جس طرح ملبوس ہو انسان میں

اگلی صف میں جا کے لڑتی تھی ہمیشہ جوش سے
غازیوں سے کم نہ تھی تُو غازیانہ شان میں

تیری صورت اور سیرت میں اکٹھی ہوگئیں
مومنوں کی جس قدر ہیں خوبیاں قرآن میں

منقبت لکھنے سے پہلے میں نے سوچا دیر تک
نام لکھوں یا کہ لکھوں ''شیرنی'' عنوان میں

کس طرح انجؔم کرے اب تیرے زخموں کا شمار
کتنے چھینٹے خون کے لکھے تری پہچان میں

سیّدہ فاطمہ بنت اسد (والدہ شیر خداؓ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سرور کونینؐ کو بیٹا کہا ماں کی طرح
آپؓ نے دی اُس کو اپنی مامتا ماں کی طرح

ساری دنیا کا وہ آقا اور مولا تھا مگر
آپؓ کے آگے ادب سے وہ جھکا ماں کی طرح

حد سے بڑھ جاتا تھا جب ظلم و ستم اغیار کا
آپؓ کے چہرے کی جانب دیکھتا ماں کی طرح

آپؓ کو اپنے ہی کُرتے کا دیا اُس نے کفن
آپؓ کا لے کر جنازہ وہ چلا ماں کی طرح

آپؓ کی بخشش کی خاطر بارہا مانگی دعا!
آپؓ کی وہ قبر پر روتا رہا ماں کی طرح

ٹوٹ پڑتے جب غم و آلام کے اُس پر پہاڑ
آپؓ سے وہ مانگتا تھا حوصلہ ماں کی طرح

آپؓ کا اس کی نظر میں تھا بہت اونچا مقام
آپؓ سے جب بولتا وہ بولتا ماں کی طرح

آپؓ کی ہر ایک خواہش کا رہا اس کو خیال
آپؓ کا تھا اسؐ کی آنکھوں میں حیا ماں کی طرح

سیّدہ اُمِ رومان (والدہ صدیقہ دو عالمؓ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مونس و غمخوار ہے تو ثانیءِ اثنین کی
تو ہے اُمِ محترم صدیقہؓ کونین کی

تیرے آنچل پر ہوا کرتی تھی بارش نور کی
تیری دامادی رسول پاکؐ نے منظور کی

تیرے مسکن پر نبیؐ آرام فرماتے رہے
تیرے گھر جبریلؑ بھی آتے رہے جاتے رہے

تیرا دامن جھوٹ کی آلائشوں سے پاک ہے
سچ کی خوشبو سے ترا لہجہ بہت بے باک ہے

سر جھکا لیتے تھے قدسی بھی ادائیں دیکھ کر
تیری پیشانی پہ عظمت کی شعاعیں دیکھ کر

اُمت مسلم کی تجھ کو تاجداری مل گئی
ہاں تجھے قصرِ خلافت کی سواری مل گئی

قبر میں تجھ کو اتارا آپؐ ہی سرکارؐ نے
بڑھ کے سینے سے لگایا خُلد کی مہکار نے

ہر کسی پر واجب و لازم ہے تیرا احترام
دونوں ہاتھوں سے تجھے کرتا ہوں میں اماں سلام

سیّدہ اُم الفضل (لبانہؓ، والدہ عبداللہ بن عباسؓ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خواہر نسبتی فخرِ کونین کی
تیرے قدموں میں دولت ہے دارین کی

تیرے دامن میں سورج ستارے گرے
تیری آغوش میں نور پارے☆ گرے

دادی اماں ہے تو اپنے حسنینؓ کی
تجھ کو عزت ملی دونوں طرفین کی

میرے آقا ترے پاس آتے رہے
تیرے دیوار و در مسکراتے رہے

☆ بیٹے۔عبداللہ، فضلؓ، معبدؓ، عبیداللہؓ، قثمؓ، عبدالرحمٰن اور اُم حبیبہؓ

مادرِ مہرباں ابن عباسؓ کی
سب جہانوں کی دولت ترے پاس تھی

تیرا ماحول سب نور ہی نور ہے
تیری ہر بات مولاؐ کو منظور ہے

آپؐ کی بہن☆ بھی اور چچی بھی تھی
تو بہادر بھی تھی اور سچی بھی تھی

تجھ سے آقاؐ و مولائے کُل خوش رہے
عمر بھر تجھ سے خیرالرّسل خوش رہے

تیرے گھر آپؐ کو استراحت ملی
پاک جذبہ ملا پاک چاہت ملی

☆ خواہرِ نسبتی

سیّدہ حلیمہ سعدیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپؓ کی ممتا بھری ہر مسکراہٹ کو سلام
لوریاں دیتے لبوں کی گنگناہٹ کو سلام

سینکڑوں آداب قرباں آپؓ کی آغوش پر
آپؓ کے ہاتھوں کی میٹھی تھپتھپاہٹ کو سلام

عالمِ طفلی میں سویا جس پہ فخرِ کائناتؐ
آپؓ کے بستر کی ہر اُس گدگداہٹ کو سلام

چہرۂ اقدس کو دیکھے سے جو آتی بار بار
آپؓ کے رُخسار کی اس تمتماہٹ کو سلام

کتنی بابرکت ہے کتنی قابلِ تعظیم ہے
آپ کے قدموں کی مٹی اور آہٹ کو سلام

سرورِ کونینؐ کو خود سے جدا کرتے ہوئے
آپؓ کے دل میں جو تھی اس ہچکچاہٹ کو سلام

ماند اُس کے سامنے ہیں مہر و ماہ و آفتاب
آپؓ کے دیوار و در کی جگمگاہٹ کو سلام

سیّدہ اُم ایمن

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مبارک ہو رسولؐ محترم کا ہاں میں ہاں کہنا
وفور جذبۂ چاہت سے تجھ کو اپنی ماں کہنا

کبھی ماں کی طرح اپنے نبیؐ سے روٹھ جاتی تھی
کبھی آقا سمجھ کے اُن کو جا جا کر مناتی تھی

پیمبرؐ کے لیے دن رات گھر میں جاگنا تیرا
طواف کعبہ جیسا تھا وہ ہرسُو بھاگنا تیرا

نبیؐ کو چھو کے ہر جھونکا تجھے چھو کر گزرتا تھا
ترے گھر میں اُجالا صورتِ خوشبو اترتا تھا

کبھی پانی پلاتی کافروں سے لڑنے والوں کو
کبھی تو حوصلہ دیتی تھی آگے بڑھنے والوں کو

ابوبکرؓ و عمرؓ جیسے ادب سے جھکتے جاتے تھے
تری موجودگی میں جب کبھی تشریف لاتے تھے

تری ہر بات اکثر مسکرا کر مان جاتے تھے
وہ آقا تھے مگر تجھ کو وہ ماں کہہ کر بلاتے تھے

ترا ہے مرتبہ اعلیٰ نبیؐ کے جاں نثاروں میں
تری پہچان ہے سب سے الگ ان کے ستاروں میں

سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کس قدر تھا لاڈ تیری دیدۂ خاموش میں
کھیلتی تُو رات دن رحمت بھری آغوش میں

دوڑتی تھی بھاگتی تھی مسکراتی تھی کبھی
چھیڑتی تھی دُور سے تو پاس آتی تھی کبھی

تیرے بچپن پر برستی تھیں گھٹائیں نُور کی
تجھ پہ تھیں سایہ فگن ساری شعاعیں نور کی

توتلے انداز میں جس وقت تُو لب کھولتی
امہاتؓ المومنین کے کانوں میں رس گھولتی

تجھ کو حاصل تھا انہی امت کی ماؤں کا پیار
نُور میں لپٹی ہوئی کتنی رداؤں کا پیار

دیکھتے تھے آپؐ تجھ کو چشم رحمت بار سے
مارتے تھے چہرے پر پانی کے چھینٹے پیار سے

تیرے چہرے پر تھا ان چھینٹوں کی برکت سے شباب
تُو رہی پیرانہ☆ سالی میں بھی مثلِ ماہتاب

☆ پیرانہ سالی میں بھی حضورؐ کے مارے ہوئے پانی کے چھینٹوں کی برکت سے چہرے پر بڑھاپے کے آثار نہ تھے۔

سیّدہ اُمِ حرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ترا کاشانۂ شیریں اثر کتنا مبارک تھا
بہت نیچی تھی چھت اس کی مگر کتنا مبارک تھا

جہاں قیلولہ فرماتے تھے رہبرؐ دوجہانوں کے
بہت سادہ سہی لیکن وہ گھر کتنا مبارک تھا

ترے قدموں سے جو لپٹا تھا قبرص کی طرف جاتے
وہ ان جانا غبارِ رہگزر کتنا مبارک تھا

نبوت کے لبوں نے دی بشارت بحری بیڑے کی
سمندر میں سمندر کا سفر کتنا مبارک تھا

شہادت مل گئی تجھ کو دیارِ غیر میں جاکر
ارے فرمودۂ خیرالبشر کتنا مبارک تھا

ترے ہی ساتھ رہتے تھے عبادت میں مگن دونوں
وہ دل کتنا مقدس تھا وہ سر کتنا مبارک تھا

سیّدہ ورقہ بنت عبداللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ کو دولت ملی بے انتہا ایمان کی
کس قدر تھیں آپ اچھی قاریہ قرآن کی

آپؓ کو خالہ سمجھتے تھے امیرالمومنین☆
آپؓ کے قدموں کے نیچے مسکرا اٹھتی زمین

آپؓ کو دی تھی شہادت کی بشارت آپؐ نے
غیب کی پڑھ کر سنائی تھی عبارت آپؐ نے☆

بدر میں لڑنے کی خواہش دِل ہی دل میں رہ گئی
جانے کیا کچھ آپ کو گھر میں شہادت کہہ گئی

☆ حضرت عمر فاروقؓ ☆ یہ غیب کی خبر تھی نہ کہ علم غیب۔

آپؓ کے دونوں ہی قاتل دار پر لٹکے رہے
ہاں بھٹکنا تھا جنہیں بھٹکے رہے بھٹکے رہے

سرورؐ کونین کتنے مہرباں تھے آپؓ پر
کس قدر مشفق زمین و آسماں تھے آپؓ پر

یاد ہے اب تک مدینے کو امامت آپؓ کی
عورتوں کے حق میں رحمت تھی قیادت آپؓ کی

سیّدہ اُم سلیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تری نظر میں جو روشنی تھی
زبان بن کر وہ بولتی تھی

جگر کے ٹکڑے کی موت پر تو
چٹان بن کر کھڑی رہی تھی

مگر وہ منظر تھا سخت ایسا
کہ موت ظالم بھی رو پڑی تھی

ترا عمل تھا فرشتوں جیسا
فرشتوں جیسا تو سوچتی تھی

تری عبادت بھی تھی منور
تری دعا بھی ہری بھری تھی

تری شرافت کے چار جانب
حیا کی چادر تنی ہوئی تھی

ترے تقدس کی پاک خوشبو
افق افق تک بکھر گئی تھی

تری زباں میں نبیؐ کی منشاء
عظیم لہجے میں بولتی تھی

سیّدہ خولہ بنت ازور
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نقاب اوڑھے ہوئے میدان میں اک سرفروش آئی
خود اپنی ہی صفوں کو چیرتی اک برقع پوش آئی

بہت پیچھے سے آئی اور آگے بڑھ گئی سب سے
خدا جانے وہ لڑنے کے لیے تیار تھی کب سے

کسی کے حکم کا بھی تو کیا کب انتظار اُس نے
اڑایا ہر طرف گھوڑے کی ٹاپوں سے غبار اُس نے

کسے معلوم بجلی تھی وہ شعلہ تھی کہ چنگاری
اکیلی ایک عورت تھی مگر لاکھوں پہ تھی بھاری

کسی سے بھی نہ روکا جاسکا پُرجوش وار اس کا
کیا دشمن کی فوجوں نے تعاقب بار بار اس کا

سپہ سالار خالدؓ کو بھی حیراں کر دیا اس نے
یکا یک کتنی ہی لاشوں سے میداں بھر دیا اس نے

معمہ تو نہ تھی لیکن معمہ بن گئی یکسر
ابھی تاریخ حیرت میں ہے گُم اس کی شجاعت پر

لڑائی تھم گئی تو فوج کے سردار نے پوچھا
مجاہد سے مجاہد کے سپہ سالار نے پوچھا

بہت ہی تم بہادر ہو مگر انجان لگتے ہو
بہ ہر پہلو بہ ہر صورت بڑے انسان لگتے ہو

مری اس فوج سے اپنا تعارف تو کرا دیجے
اب اپنے ہاتھ سے خود ہی نقاب اپنا اٹھا دیجے

رہی خاموش پہلے پھر وہ شرماتے ہوئے بولی
بہت باریک سی آواز میں اُس نے زباں کھولی

چھڑانے کے لیے آئی ہوں مَیں ضرّار بھائی کو
مسلمانوں کے اک بے باک غازی اور سپاہی کو

سیّدہ سلمیٰ (خادمہ رسولؐ)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لقب پایا نبیؐ کی خادمہؓ کا دوجہانوں میں
ترا ہے تذکرہ اب تک زمین و آسمانوں میں

تو اپنی راحتیں ساری نبیؐ پر وار دیتی تھی
تو اُن کے واسطے ہر ایک خواہش مار دیتی تھی

چھپا رکھی تھیں گھر میں بے سر و سامانیاں تو نے
دبا رکھی تھیں دِل میں بھوک کی طغیانیاں تو نے

کسی لمحے بھی تو نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا
کسی لمحے بھی قربانی کی رہ سے منہ نہیں موڑا

کسی سے کچھ نہیں چاہا کسی سے کچھ نہیں مانگا
جسے سب کچھ دیا اُس زندگی سے کچھ نہیں مانگا

نبیؐ سے فرصتِ خدمت گزاری مانگ لی تو نے
تجھے جس کی ضرورت تھی وہ ساری مانگ لی تو نے

ترا بھی نام شامل ہے مقدس چند ناموں میں
ترا ہے مرتبہ اعلیٰ رسالتؐ کے غلاموں میں

سیّدہ خنساء بنت عمرو بن الشرید

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

چار بیٹے لے کے آئی جنگ☆ کے میدان میں
دل کے ٹکڑے رکھ دیے تھے موت کی میزان میں

خون میں لتھڑے ہوئے بیٹوں کی لاشیں دیکھ کر
خوبصورت نوجواں جسموں کی قاشیں دیکھ کر

ہل گئے تھے سخت دل اور سخت جاں کہسار بھی
تھم گئی تھی لمحہ بھر کو وقت کی رفتار بھی

رو پڑی تھی موت بھی خود سسکیاں لیتے ہوئے
تیرے پاؤں چُھو لیے تھے ہچکیاں لیتے ہوئے

☆ غزوۂ اُحد

تھی مگر اک فاتحانہ مسکراہٹ زیرِ لب
تیرا اندازِ تشکّر تھا نرالا اور عجب

ڈھونڈتی پھرتی تھی خود کو موت کے بازار میں
تاکہ شرمندہ نہ ہو سرکارؐ کے دربار میں

کس قدر تھا نُور افشاں تیرے چہرے پر وقار
تو کھڑی تھی بن کے روشن استقامت کا منار

تُو نے ثابت کر دیا تاریخ کے ابواب میں
بے سبب رُتبے نہیں بانٹے گئے اصحابؓ میں

سیّدہ اسماء بنت یزید

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسالت کے در و دیوار تک اس کی رسائی تھی
درخشاں نور کے مینار تک اُس کی رسائی تھی

مری ماں عائشہؓ کو اُس نے ہی دلہن بنایا تھا
پیمبرؐ کے لیے قرآن کا پارہ سجایا تھا

مدینے کے سبھی اونچے شجر تھے مہرباں اس پر
اجالے کی طرح خیرالبشرؐ تھے مہرباں اُس پر

نبوّت کی نگاہوں سے نظر ہٹتی نہ تھی اس کی
چمکتی سیدھی راہوں سے نظر ہٹتی نہ تھی اس کی

نبی کی زندگی پر زندگی قربان کرتی تھی
وہ اُن کی ہر خوشی پر ہر خوشی قربان کرتی تھی

نہ خنجر تھا نہ اس کے ہاتھ میں نیزہ نہ بھالا تھا
فقط اک چوب سے نو رومیوں کو مار ڈالا تھا

ذہانت کا سمندر موجزن تھا اس کی آنکھوں میں
کھلونے کی طرح انجم تھی دنیا اس کے ہاتھوں میں

سیّدہ اسماء بنت عمیس

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زندگی نے کُھردرا چہرہ دکھایا آپؓ کو
جانے کتنے زاویوں سے آزمایا آپؓ کو

کارواں در کارواں غم آپؓ کے مہماں رہے
آپؓ کے گھر میں ہزاروں حادثے پنہاں رہے

سینکڑوں دُکھ آ کے ٹھہرے دامنِ صد چاک میں
جھانکتا تھا صبر پھر بھی دیدۂ غم ناک میں

حوصلہ دیتے تھے آ کر آپؓ کو سرکارؐ بھی
بھیگ جاتی غم سے اُن کی چشمِ رحمت بار بھی

دُور جا بیٹھیں وطن سے خود وطن کو چھوڑ کر
دین کی خاطر کئی مضبوط رشتے توڑ کر

باوجود اس کے ہیں پھر بھی آپؓ کتنی خوش نصیب
ایک عرصے تک رہیں شمعِ رسالت کے قریب

آپؓ نے پھر بھی رکھا ہر حال میں اُجلا ضمیر
گو بڑی مشکل سے ملتی آپؓ کو نانِ شعیر

سیّدہ شیما☆ السعدیہ بنت حارث

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طلوعِ صبح سے پہلے اُجالے چومنے والی
وہ بچپن میں رسالت کے حوالے چومنے والی

رُخِ انور پہ قائم ہیں نشاں اس کی محبت کے
ابھی تک معترف ہیں دوجہاں اُس کی محبت کے

کسی نے اس سے بڑھ کر آپ کا بچپن نہیں دیکھا
نبوت کا نمو پاتا ہوا گلشن نہیں دیکھا

رضاعی بہن کا وہ حق ادا کرتی رہی برسوں
وہ بھائی کے لیے دل میں دعا کرتی رہی برسوں

☆ سرکارؐ کی رضاعی بہن

اُسے معلوم تھا کہ وہ بہن ہے ایسے بھائی کی
عقیدت جس کو حاصل ہے خدا کی کل خدائی کی

اسے معلوم تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا
شہنشاہوں کا جادو اُس کے آگے ٹوٹ جائے گا

سمٹ جائے گی اس کے سامنے وسعت جہانوں کی
قدم چومیں گی خوش ہو ہو کے دہلیزیں مکانوں کی

سیّدہ ہند

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بہت ضدی بہت بے باک تھا گو انتقام اس کا
مگر خالق نے لکھ رکھا تھا خود اپنوں میں نام اس کا

کئی صدیوں کے سائے پڑ چکے تاریخ پر لیکن
ابھی سورج کی آنکھوں میں ہے روشن احترام اس کا

بہت سادہ تھا لہجہ بات کرنے کا مگر پھر بھی
بہت اچھا لگا شانِ رسالتؐ کو سلام اس کا

کئی فقہی مسائل حل ہوئے تھے اس کی آمد پر
ابھی جاری ہے امت پر یہ فیض خاص و عام اس کا

دیئے اسلام کو دو نامور اُس نے جگر گوشے ☆
ہے اس امت کے ہر اک فرد پر شکوہ حرام اس کا

رہی تامرگ اپنی بیعتِ ایمان پر قائم
وہ اپنے قول کی پکی تھی اور سچا تھا کام اس کا

کئی کم بخت لوگوں کو خبر اِس کی نہیں انجم
کئی کم بخت آنکھوں سے ہے پوشیدہ مقام اس کا

☆ حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ

اصحابِ بدر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ان پہ قربان جو صف بہ صف ہوگئے
آپؐ کے حکم پر سَر بکف ہوگئے

اپنے ماں باپ بیٹوں کی پروا نہ کی
جس طرف آپؐ تھے اُس طرف ہوگئے

آپؐ سے دور تھے جب تو کچھ بھی نہ تھے
آپؐ سے مل کے وہ باشرف ہوگئے

سنگریزوں کی صورت پڑے تھے مگر
آپ کے ہاتھ چھو کے صدف ہوگئے

اُن کے زیرنگیں سب جہاں آگیا
اُن پہ قربان شام و نجف ہوگئے

اصحابِ بدر

رضی اللہ عنہم

ستارے ان کے چہرے کی چمک میں ڈوب جاتے تھے
فرشتے رات کے پچھلے پہر ان کو جگاتے تھے

سمندر کی ہوائیں ان کے دامن چومنے آتیں
خدا کی رحمتیں روزانہ ان پر پھول برساتیں

وہ چلتے جس طرف دونوں جہاں بھی ساتھ چل پڑتے
یہ سورج اور ساتوں آسماں بھی ساتھ چل پڑتے

ادب سے چومتی ان کے قدم بادِ صبا آکر
سروں پر ان کے سایہ کرتی صحرا میں گھٹا آکر

جہاں کے سارے منظر ان کے قدموں سے لپٹ جاتے
سمندر احتراماً ان کے رستے میں سمٹ جاتے

ابھی تک بدر کا میدان ان کو یاد کرتا ہے
ہر اک پنچھی ہر اک انسان ان کو یاد کرتا ہے

کوئی پھر قافلہ ایسا جہاں بھر میں نہیں آیا
سلامی کے لیے سورج کسی گھر میں نہیں آیا

کسی پر بھی وہ خوشبوؤں کی برساتیں نہیں اتریں
کسی کی شان میں پھر ایسی آیاتیں نہیں اتریں

نہیں ممکن منانے کے لیے روح الامیں آئے
نہیں ممکن کسی کو چومنے عرش بریں آئے

خدا ان کی شجاعت کی ابھی تک داد دیتا ہے
خدا ان کی اطاعت کی ابھی تک داد دیتا ہے

خدا نے اُن کو جنت کی بشارت پیشگی دے دی
ہزاروں سال ہی سے ان کو بہتر زندگی دے دی

انہی کے ساتھ ہی خوشبو گئی قرآن کی انجمؔ
کہیں باقی نہیں وہ کیفیت ایمان کی انجمؔ

اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم

فضائے بدر تھی سہمی ہوئی کچھ ہونے والا تھا
اِدھر تھی ساری تاریکی، اُدھر سارا اُجالا تھا

انہیں جب کفر کے بڑھتے ہوئے لشکر نے للکارا
چلے گھر سے نکل کر روکنے وہ کفر کا دھارا

طلوعِ صبح کی صورت ہوا ان کا سفر جاری
قدم کرنے لگے ان کے زمیں پر جیسے گل کاری

ہدایت کے ستارے نور برساتے ہوئے آئے
حق و انصاف کے پرچم وہ لہراتے ہوئے آئے

مدینے سے نکل کر بے سر و سامان آ پہنچے
خدا کے نام لیوا قاریٔ قرآن آ پہنچے

کئی ننھے مجاہد تھے، کئی باریش غازی تھے
مگر اس فوج میں کل تین سو تیرہ سپاہی تھے

نبیؐ کے ساتھی پہلی صف میں یارِ غارؓ کیا کہنے
ادھر فاروقؓ لڑنے کے لیے تیار کیا کہنے

ادھر مستی میں لہراتا ہوا ابنِ وقاصؓ آیا
نبیؐ کی محفلِ نوری کا پروانۂ خاص آیا

کسے مرنا کسے جینا ہے ابنِ عوفؓ کیا جانے
قضا کا خوف کیا ہوتا ہے وہ بے خوف کیا جانے

جہاں کیا سب جہانوں پر یہ غالب آنے والے ہیں
یہ آیاتیں ہیں قرآنی یہ قرآنی حوالے ہیں

سبھی ہیں باوفا ساتھی نہیں کوئی بھی غیر ان میں
مگر ہیں شان میں کچھ منفرد حمزہؓ، زبیرؓ ان میں

یہ سب کے سب ہیں پاکیزہ کوئی کمتر نہیں ان میں
یہ سب چادر کے اندر ہیں کوئی باہر نہیں ان میں

فرشتے آپ کرواتے تھے آ آ کر وضو ان کا
اٹھالیتے پروں پر گرنے سے پہلے لہو ان کا

ادب ملحوظ رکھتی تھی قضا بھی ان کی محفل میں
بہت محتاط ہوتی تھی دعا بھی ان کی محفل میں

خدا سے یوں دعا مانگی نبیؐ نے سجدے میں جا کر
اگر اونچا ہے یہ پرچم تو اس کو اور اونچا کر

بڑی مشکل سے پہنچا ہوں بڑی مشکل سے آیا ہوں
میں اپنی عمر بھر کی ساری پونجی ساتھ لایا ہوں

مرے یہ تین سو تیرہ خزانہ ہیں جہانوں کا
زمیں کی آبرو ہیں، فخر ہیں یہ آسمانوں کا

ادھر ڈھالیں، ادھر نیزے ادھر چمکیلی تلواریں
ادھر بے خود سر ہیں ننگے سینے سادہ دستاریں

مجھے تیری قسم یہ جان سے بھی مجھ کو پیارے ہیں
اگر میں چاند ہوں تیرا تو یہ میرے ستارے ہیں

انہیں تو نے پکارا ہے تو یہ سارے چلے آئے
اندھیروں کے مقابل نور کے دھارے چلے آئے

اگر یہ مٹ گئے تیری شہادت کون لائے گا
فرشتوں کی طرح سجدے، عبادت کون لائے گا

کرے گی فخر کس پر ذاتِ باری آسمانوں پر
لکھے گی نام کس کا نور برساتی چٹانوں پر

رہا سجدے میں کتنی دیر تک مہتاب سا چہرا
دعا کرتا رہا مولائے کل کا حق نما چہرا

پریشانی میں بے ترتیب تھے سرکارؐ کے گیسو
عبادت میں تھے شامل پیکرِ انوار کے گیسو

کھلی زلفیں تھیں اور رخسار پر آنسو ڈھلکتے تھے
وہ آنسو جن کے اندر نور کے منظر جھلکتے تھے

نہ دیکھی جا سکی مولائےؐ بحر و بر کی بے تابی
نبیؐ کو دیکھ کر مغموم تھا ہر ایک اصحابیؓ

کہا صدیقؓ نے فرطِ ادب، فرطِ عقیدت سے
پکڑ کر شانۂ اقدس کو ہمرازِ مشیت سے

خدا جو آپؐ کی خم دار زلفوں کی قسم کھائے
خدا جو آپؐ کی ہر ایک مشکل دُور فرمائے

خدا جو آپؐ کے جذبات کو تسلیم کرتا ہے
خدا جو آپؐ کی ہر بات کو تسلیم کرتا ہے

کہاں ممکن کہ اس کے ہاں وہ نامنظور ہوجائے
لبوں کو چوم کر نکلی دعا بے نور ہو جائے

اسی اثنا میں ذاتِ کبریا نے جوش فرمایا
کیا نوری فرشتوں نے پروں کا آپؐ پر سایا

ابھی سجدے میں سر تھا آپؐ پر جب آیتیں اُتریں
کئی خوشخبریاں لے کے مقدس ساعتیں اُتریں

چمک اُٹھیں نگاہیں آپ کے پُرنور چہرے پر
صفیں کرنے لگے سیدھی صحابہؓ کی وہ پیغمبرؐ

فرشتے حق پرستوں کی لڑائی دیکھنے آئے
نبی کے سادہ لشکر کی بڑائی دیکھنے آئے

کہا جبریلؑ نے میں حیدرِ کرارؓ کے صدقے
نبیؐ کے ایک اِک ساتھی کے اِک اِک یار کے صدقے

جہاں فاروقؓ جیسے ہوں وہاں تعداد کیا معنی؟
جہاں حمزہؓ سے پیکر ہوں وہاں افراد کیا معنی؟

زمیں اور آسماں نے شیر دل ایسے نہیں دیکھے
بہت دیکھے نبیؐ کے ساتھیوں جیسے نہیں دیکھے

سلام اس فوج پر جو فوج بے ہتھیار لڑتی ہے
بنا کھائے پیئے بڑھ بڑھ کے سو سو وار کرتی ہے

سلام اس فوج پر جس کے کمانڈر کملیؐ والے ہیں
سلام اس فوج پر چاروں طرف جس کے اُجالے ہیں

صفوں کو چیر کر نکلے ادھر کم عمر دو بھائی
سجا کر اپنی آنکھوں میں شجاعت کی وہ انگڑائی

قریب ہو کر وہ ٹھہرے اور ابن عوفؓ سے پوچھا
کہاں بدبخت ہے بوجہل، اس بے خوف سے پوچھا

اشارہ پا کے وہ جھپٹے عقابوں کی طرح اس پر
کیا دونوں نے اس پر وار تلواروں کو لہرا کر

وہ کم سن تھے مگر پھر بھی وہ بازی لے گئے دونوں
سعادت فتح و نصرت کی وہ غازی لے گئے دونوں

☆☆☆☆

اُحد کے جیالے

اُحد کے بہادر اُحد کے جیالے
حقوقِ اطاعت ادا کرنے والے

یہ آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں ہیں
یہ سورج ستاروں سے بڑھ کر حسیں ہیں

یہ جنگوں سے ڈرتے نہ گھبرایا کرتے
نبیﷺ کی اطاعت پہ مر جایا کرتے

ہمیشہ لڑے ہیں یہ کہسار بن کر
یہ فولاد ہی جیسی دیوار بن کر

چمکتی تھی آنکھیں چمکتے تھے چہرے
چراغوں کی صورت دمکتے تھے چہرے

شجاعت بھی اُن کے قدم چومتی تھی
شہادت بھی اُن کے قدم چومتی تھی

بکھرتی تھیں خوشبوئیں ان کے لہو سے
فرشتے وضو کرتے ان کے وضو سے

بہت تھے مقدس مہ و سال ان کے
چمکتے تھے دن رات اعمال ان کے

زمیں پر یہ ایسی لڑائی لڑے ہیں
ابھی تک ستارے بھی حیراں کھڑے ہیں

نہ گھوڑے نہ خنجر نہ بھالے زیادہ
نہ تعداد میں لڑنے والے زیادہ

یہ پھر بھی لڑائی میں آگے بڑھے ہیں
عدو پر جھپٹتے پلٹتے رہے ہیں

کسی چیز کی ان کو پروا نہیں تھی
ارے ان کی منزل تو عرش بریں تھی

بیعت رضوان والے

اگرچہ ہیں یہ چودہ سو مگر لاکھوں پہ بھاری ہیں
جو بیٹھے ہیں یہاں زیر شجر لاکھوں پہ بھاری ہیں

کوئی فوج اور گھوڑوں سے ڈرا سکتا نہیں ان کو
کوئی بھی اپنی کثرت سے دبا سکتا نہیں ان کو

قدم آگے بڑھانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں
سروں کو سب کٹانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں

بلا کا حوصلہ اور جوش ہے ہر اِک سپاہی میں
کھڑے ہیں لڑنے کی خاطر نبیؐ کی رہنمائی میں

دکانوں اور مکانوں کو یہ سارے چھوڑ آئے ہیں
یہ گھر والوں سے لڑنے کے لیے منہ موڑ آئے ہیں

پہاڑ آ کر گریں یا ہر طرف سے بجلیاں کوندیں
زمیں پر چاہے دشمن فوج کے ہاتھی انہیں روندیں

چٹانوں کی طرح ثابت قدم رہنے کو آئے ہیں
یہ دشمن فوج کا ہر وار ہی سہنے کو آئے ہیں

خدا کے حکم سے روح الامیں ان کو مناتے ہیں
محبت سے انہیں وہ اپنے سینے سے لگاتے ہیں

یہ عثمان غنیؓ کے واسطے جانیں لٹائیں گے
یہ دشمن کے سروں کو ان کی گردن سے اڑائیں گے

یہ شمعِ نور پر سارے ہی جل جانے کو آئے ہیں
شہادت کی سعادت سارے ہی پانے کو آئے ہیں

نبی کے اِک اشارے پر یہ جاں قربان کر دیں گے
یہ میداں دشمنوں کی آج لاشوں ہی سے بھر دیں گے

نبیﷺ کو چھوڑ کر یہ بھاگنے والے نہیں انجمؔ
صفوں کو توڑ کر یہ بھاگنے والے نہیں انجمؔ

اصحابِ رسول

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مثالِ صبحِ صادق حُرمتِ اصحاب زندہ ہے
کتابِ نور کے لفظوں کی آب و تاب زندہ ہے

ابوبکرؓ و عمرؓ کے نام روشن ہیں زمانے میں
رسولِ اوّل و آخر کا ہر اِک خواب زندہ ہے

علیؓ شیرِ خدا کا رُعب طاری ہے غنیموں پر
حیاتِ بوذرؓ و عثمانؓ کا ہر باب زندہ ہے

لگایا تھا جو اپنے ہاتھ سے فخرِ دوؐعالم نے
محبت کا وہ اب تک گلشنِ شاداب زندہ ہے

کیا تھا جس نے روشن ان کے دل اُن کی جبینوں کو
زمیں سے عرش تک وہ مہرِ عالمتاب زندہ ہے

ابھی اصحابِ صفہ کی محافل گرم ہیں انجم
رسول پاکؐ کا وہ حلقۂ احباب زندہ ہے

اصحابِ رسول

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

نکھرے نکھرے اُجلے اُجلے جسموں والے سارے لوگ
تیری خوشبو کا حصہ ہیں پھولوں جیسے پیارے لوگ

تیرے پیچھے پیچھے چل کر سارے اِک پیکر میں ڈھل کر
کتنے دریا تیر آئے تھے صدیوں کے من تارے لوگ

آنکھوں میں جب آنکھیں ڈالیں اپنی شرطیں سب منوالیں
تجھ سے آکر ملنے والے کیسے کیسے ہارے لوگ

تیرا کلمہ پڑھتے جاتے سرتا پا وہ جوش میں آکے
اُن کے جسموں پر جب رکھتے نفرت سے انگارے لوگ

یوں بیٹھے ہیں راہ گزر پر سانسوں کی ہم ڈور پکڑ کر
جیسے انجم لوٹ آئیں گے اُس محفل کے سارے لوگ

اصحابِ رسول

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لڑتے رہے وہ جنگ زمیں پر اُصول کی
جاں سے عزیز تر تھی اطاعت رسولؐ کی

کانٹوں کو دیکھ کر بھی نہ برہم ہوا مزاج
آئے تھے ساتھ لے کے طبیعت وہ پھول کی

نکلے گھروں سے رکھ کے ہتھیلی پہ نقدِ جاں
جب تک جئے کبھی نہ ہزیمت قبول کی

وہ آدمی تھے بڑھ کے فرشتوں سے بے نیاز
خوفِ زیاں تھا دِل میں نہ خواہش حصول کی

بے طاقتوں کے ساتھ رہے ڈھال کی طرح
طاقتوروں سے دادِ شجاعت وصول کی

~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~

صحابہ سے پہلے

کرو تم محبت صحابہؓ سے پہلے
تقدس کے دارالخلافہ سے پہلے

صحابہؓ کی آنکھوں سے آنکھیں چرانا
رسالت کے پاکیزہ دل کو دکھانا

یہ عشق نبیؐ ہے کہ بغض نبیﷺ ہے
محبت ہے یا صرف یہ دل لگی ہے

ملی ہے کہاں سے تمہیں راہداری
نبیﷺ کی محبت کی یہ ٹھیکیداری

نبیﷺ سے محبت صحابہؓ سے دُوری
یہ عشق ہے کہ غیروں کی ہے جی حضوری

صحابہؓ کے محتاج ہیں پیر سارے
مجدد ، قطب ، غوثِ اعظم ہمارے

صحابہؓ ہی جس کی سفارش کریں گے
صحابہؓ ہی جس پر نوازش کریں گے

نبیﷺ کی شفاعت کے حق دار ہوں گے
وہ خواہ کتنے انجم گنہگار ہوں گے

صحابہؓ سے پیروں کا درجہ بڑھانا
جہالت کے دوزخ میں خود کو گرانا

صحابہؓ کی ہیں خاص جو اصطلاحیں
انہی اصطلاحوں سے ان☆ کو بلائیں

☆ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (پیروں کو)

تو فرق اور ان میں کیا رہ گیا ہے
صحابہؓ کی آغوش میں کیا بچا ہے

کوئی کسر کیا تم نے چھوڑی ہے باقی؟
یہی ہے محبت مرے مصطفیٰ ﷺ کی؟

صحابہؓ کی توہین عشق نبی ہے؟
تمہاری نگاہوں میں کیا حق یہی ہے؟

ارے بھونڈی تاویلوں سے کام لینا
بہانوں سے اور حیلوں سے کام لینا

رسالتؐ سے بھی دور ہو جاؤ گے تم
جہالت کی وادی میں کھو جاؤ گے تم

مدنی کے یار

مدنیؐ کے ہیں یار صحابہؓ
عظمت کے مینار صحابہؓ

مدنیؐ کے ہیں دل اور آنکھیں
مدنی کے رخسار صحابہؓ

سب سے اعلیٰ سب سے بڑھ کر
مدنیؐ کے ہیں چار صحابہؓ

میٹھی میٹھی انؐ کی باتیں
سنتے تھے کئی بار صحابہؓ

میرے مولا کے چہرے کا
کرتے تھے دیدار صحابہؓ

مدنی کے دامن کی خوشبو
مدنی کے انوار صحابہؓ

سب سے بڑھ کر سب سے پہلے
جنت کے حق دار صحابہؓ

مدنی کی پاکیزہ کرنیں
مدنی کی مہکار صحابہؓ

مدنی کی عظمت کا مظہر
مدنی کے شہکار صحابہؓ

مدنی کی پاکیزہ محفل
مدنی کا دربار صحابہؓ

مدنی کے ہیں نیزے بھالے
مدنی کی تلوار صحابہؓ

مدنی کی خاطر ہی اپنی
جانیں دیتے وار صحابہؓ

مدنی کے ہیں خادم لیکن
دنیا کے سردار صحابہؓ

دشمن کی خاطر ہیں سارے
لوہے کی دیوار صحابہؓ

وہ کشتی پھر ڈوبے کیونکر
جس کی ہوں پتوار صحابہؓ

مدنی کے دیوانے انجم
مدنی کے مے خوار صحابہؓ

دردمندانہ گزارش

کریں سب ادب اپنے مولائے کلؐ کا
سبھی پاک ازواجِؓ ختمِ الرسل کا

دبا دیں زمیں میں کدورت کی باتیں
گزارا کریں اپنی رو رو کے راتیں

صحابہؓ کے نقش قدم پر چلیں سب
نہ بھٹکا سکے کوئی شیطاں ہمیں اب

نبیؐ کے ہی روضے کو مرکز بنالیں
یہاں آکے سارے سروں کو جھکالیں

کریں سارے جھگڑے ہی طے ہم یہیں پر
اسی شہر میں اور اسی سر زمیں پر

کسی کا کوئی سر نہ گردن اتارے
کسی کو کوئی شخص گُھورے نہ مارے

ورندوں سے بدتر ہیں کردار جن کے
ہے زہریلی سوچ اور افکار جن کے

انہیں سارے اپنی صفوں سے نکالیں
گلی کوچوں سے اور گھروں سے نکالیں

کوئی دے کسی کے بڑوں کو نہ گالی
کرے نہ کوئی نفرتوں کی دلالی

تحمل کا دامن کوئی بھی نہ چھوڑے
کوئی بھی کسی کا کبھی دل نہ توڑے

اسی سبز گنبد کی خاطر ملیں ہم
اسی راستے پر ہی سارے چلیں ہم

کریں ہم ادب سارے اک دوسرے کا
دل و جان سے خوب چھوٹے بڑے کا

بڑا ہوگا جو پہل اس میں کرے گا
جو خنجر جو تلوار خود پھینک دے گا

کسی کا لہو اب بہانا نہیں ہے
کسی گھر کو انجم جلانا نہیں ہے

درندوں کو انساں بنانا پڑے گا
محبت کا پرچم اُٹھانا پڑے گا

زمیں پر چلیں سارے مہکار بن کر
مروت، محبت کی دستار بن کر

کریں کام ایسے کہ سرکارؐ خوش ہو
رسالتؐ کا سارا ہی دربار خوش ہو

امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے (مولانا عبدالقدوس قارن سے) فرمایا:
''ایہہ ناصر! کیڑے پاسے ٹر پیا اے؟ تسی اینوں روکدے کیوں نئیں؟ توں تے اوہدا استاد وی ایں، اونوں سختی نال روکو۔'' (یہ ناصر کس طرف چل نکلا ہے؟ تم اسے روکتے کیوں نہیں؟ تم تو اس کے استاد بھی ہو۔ اس کو سختی سے روکو)۔''
(ص:54، الشریعہ، جولائی 2013)

عمار خان کا نیا اسلام
اور اس کی سرکوبی

۱۔ اجماع امت اور عمار خان ناصر (داستان عبرت [نیا ایڈیشن])
۲۔ توہین رسالت کا مسئلہ اور عمار خان
۳۔ مسجد اقصیٰ کی تولیت اور عمار خان کی یہود نوازی
تالیف: حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد مدظلہم
۴۔ اسلام کا تصور جہاد اور عمار خان
تالیف: مولانا مفتی شعیب احمد مدظلہ
صفحات: ۴۳۲......ناشر: دارالامین، لاہور 0307-5687800

بسلسلہ دفاع: برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ
غیر مقلدین کے 130/ اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ
فضائل اعمال کا عادلانہ دفاع
تالیف: مولانا مفتی رب نواز حفظہ اللہ......نظر ثانی: خادم اہل سنت عبدالرحیم چاریاری غفرلہ
صفحات: ۵۱۲۔ رعائتی قیمت: ۲۰۰......ناشر: جامعہ حنفیہ، 0321-7837313